امام مہدی (علیہ السّلام)

(کلامِ امام رضا (علیہ السّلام) کی روشنی میں)

تالیف: شیخ نجم الدّین طبسی

ترجمہ: زین عباس

ناشر: الفجر اکیڈمی پاکستان

امام مہدی (علیہ السّلام)

(کلامِ امام رضا (علیہ السّلام) کی روشنی میں)

تالیف: شیخ نجم الدّین طبسی

ترجمہ: زین عباس

ناشر: الفجر اکیڈمی پاکستان

کتاب: امام مہدی (علیہ السلام) (کلامِ امام رضا (علیہ السلام) کی روشنی میں)

تالیف: شیخ نجم الدین طبسی

ترجمہ: زین عباس

تصحیح: سید اسد علی کاظمی

نظر ثانی: ریسرچ اسکالر ناظم حسین اکبر

کمپوزنگ: محمد مہدی اکبر

صفحات: ۸۸

تعداد: ۵۰۰۰

ایڈیشن: پہلا، اپریل ۲۰۱۷ء

ناشر: الفجر اکیڈمی پاکستان

alfajr.academy.pk@gmail.com

فہرست

حرفِ ناشر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اس وقت دنیا کی کل آبادی کا پانچواں حصہ مسلمانوں پر مشتمل ہے۔ پوری دنیا کے گوشہ و کنار میں اسلام کے پیروکار آباد ہیں اور کئی ایک غیر اسلامی ممالک میں بھی مسلمان موجود ہیں جن کی علمی تشنگی کو دور کرنے کے لیے ایک ایسے ادارے کا قیام ناگزیر تھا جو اسلام سے متعلق نت نئے پیش آنے والے اعتراضات اور سوالات کا علمی اور قانع کنندہ جواب تیار کرکے دنیا کے سامنے پیش کرسکے۔ جیسا کہ ولیِّ اَمرِ مسلمین حضرت آیت اللہ العظمیٰ امام خامنہ ای دام ظلّہ العالی نے بھی اس بات کی تاکید فرمائی ہے کہ:

«ہمیں اس بات کا منتظر نہیں رہنا چاہیے کہ عوام اور جوانوں کے ذہن میں کوئی شبہہ آئے، بلکہ ہمیں پہلے ہی سے شبہات کے لیے تیار رہنا چاہیے اور بے نیاز منابع سے استفادہ کرتے ہوئے ان کا جواب دینا چاہیے»۔

اسی ضرورت کو مد نظر رکھتے ہوئے الفجر اکیڈمی پاکستان کا افتتاح کیا گیا تا کہ نوجوانوں کی علمی تشنگی کو دور کیا جا سکے۔

اسی سلسلہ کی ایک کڑی کتاب حاضر ہے جس میں امام مہدی (علیہ السلام) ارواحنالہ الفداء سے متعلق کئی ایک شبہات کا علمی بنیادوں پر جواب دینے کی کوشش کی گئی ہے۔ امید ہے کہ قارئین محترم اس کتاب سے بھرپور استفادہ کریں گے۔آخر میں صمیم قلب سے شکریہ ادا کرتا ہوں برادر عزیز حجۃالاسلام جناب سید عون رضا بخاری صاحب کا جو اس ادارے کے لیے روح رواں کی حیثیت رکھتے ہیں؛ اسی طرح شکریہ ادا کرتا ہوں برادر عزیز حجۃالاسلام جناب زین عباس صاحب کا کہ جنھوں نے اس کتاب کا ترجمہ کرنے کی زحمت اٹھائی اور یہ کتاب آپ کے ہاتھوں تک پہنچی۔

والسّلام

بانی ادارہ ریسرچ اسکالر ناظم حسین اکبر

۱۵رجب المرجب ۱۴۳۸ہجری بروز شہادت حضرت زینب سلام اللہ علیہا

عرضِ مترجم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العالَمِین وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّ آلِہ اجمَعِین

ادیانِ الٰہی کے پیروکار، بشر کی بے سر و سامانی کو سر و سامان فراہم کرنے اور ظالموں کا اقتدار خاک میں ملانے والی ایک بلند مرتبہ اور جلیل القدر شخصیت کے ظہور کی امید رکھتے ہیں۔ فطری سی بات ہے کہ ایسا عمیق عقیدہ زندگی کی اساسوں پر اثر انداز ہوئے بنا نہیں رہ سکتا۔ یہ عقیدہ انسان کی فکر اور اس کے دینی، سیاسی اور معاشرتی عمل پر گہرا اثر رکھتا ہے۔ اگرچہ مختلف ادیان و مذاہب کی تعلیمات میں اس ہستی کی خصوصیات کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے، لیکن اصل امید اور عقیدہ سب میں مشترک ہے۔ یہاں جس چیز کی طرف خاص توجہ کی ضرورت ہے، وہ یہ ہے کہ چونکہ ارادۂ الٰہی کے تحت اصل معاملہ اور حقیقت انسان سے پنہاں ہے، لہٰذا صحیح معلومات حاصل کرنے

کے لیے غیب سے نازل شدہ یا غیب سے مربوط منبع کی جانب رجوع کرنا ہو گا اور اولیائے الٰہی کے در پر دستک دینا ہو گی جن کو عِلمِ الٰہی عطاء کیا گیا ہے۔

ہمارا عقیدہ ہے کہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ائمہ معصومین صلوات اللہ علیہم اجمعین مقامِ خلافتِ الٰہیہ کے حامل اور پروردگار کے نزدیک مرتبۂ ارتضاء پر فائز ہیں۔ ہمیں اس بات کا یقین ہے کہ ان ہستیوں کا کلام بغیر کسی فلسفہ کے نہیں ہو سکتا بلکہ ان کا کلام نور، ان کا عمل بشریت کی ہدایت، ان کی منزلت حقیقت و سچائی اور ان کی گفتار حکمت ہے۔

کتاب ہٰذا میں امام زمانہ (علیہ السلام) سے متعلق امام رضا (علیہ السلام) کے نورانی کلام کو پیش کیا گیا ہے۔ اس کتاب کو فارسی زبان سے اردو زبان میں منتقل کیا گیا ہے۔ اگرچہ ترجمہ میں امانت داری کا پاس رکھنے کی مکمل کوشش کی گئی ہے، تاہم ممکنہ نقائص کا اعتراف ہے اور قارئین محترم کی جانب سے مفید مشوروں کا انتظار رہے گا۔

اس مقام پر ضروری ہے کہ ریسرچ اسکالر محترم جناب ناظم حسین اکبر صاحب کی توفیقات میں اضافے کے لیے تہہ دل سے دعا کی جائے جنہوں نے اس تحقیقی کام کو اردو زبان میں منتقل کرنے پر حوصلہ افزائی کے ساتھ ساتھ نظرِ ثانی کی زحمت قبول کی اور برادر محترم سید اسد علی کاظمی صاحب کا دعاؤں کے ساتھ خصوصی شکریہ ادا کیا جائے جنہوں نے اصلاح کا بوجھ اپنے کندھوں پر لیا۔

بارگاہِ الٰہی سے اپنے مولاؑ کی شناخت اور زمانۂ غیبت میں ان ناتواں کندھوں پر عائد اپنے مولاؑ کا حق ادا کرنے کی توفیق چاہتے ہیں۔ پروردگارا! امام قائم (علیہ السلام) کے ظہور میں تعجیل فرما! تاکہ یہ عاجز و ناتواں بندے اپنی لاعلمیوں کے صحراء کو علم کے بے کراں سمندر سے سیراب کر سکیں۔

الاحقر

زین عباس

zainabbas.wr@gmail.com

خلاصہ

کتاب حاضر «امام مہدی (علیہ السلام) (کلامِ امام رضا (علیہ السلام) کی روشنی میں) » امام مہدی (علیہ السلام) سے متعلق امام رضا (علیہ السلام) کی احادیث کا ایک مجموعہ ہے، جس میں بیان کیے گئے موضوعات کو کُتُبِ احادیث سے اکٹھا کیا گیا ہے۔ اس مجموعے میں درج ذیل موضوعات پر قلم اٹھایا گیا ہے: حضرت امام مہدی (علیہ السلام) ، ظہور کی علامتیں، ظہور سے پہلے دنیا کے حالات، گمراہ تحریکیں اور غیبت کے دوران لوگوں کی ذمہ داریاں۔ ہماری کوشش یہ رہی ہے کہ روایات کی وضاحت اور تشریح، نیز بنیادی کتابوں سے استفادے کے ساتھ ساتھ زیر بحث موضوعات سے متعلق اہم ترین نکات کی طرف اشارہ کیا جائے۔

مقدمہ

امام مہدی (علیہ السلام) کی شان اور ان کے مقام و منزلت سے متعلق معصومین (علیہم السلام) کی بیان کی گئی دسیوں نہیں بلکہ سینکڑوں نورانی روایات موجود ہیں۔ ان روایات میں امام مہدی (علیہ السلام) کا مقام، امام (علیہ السلام) کی صفات، ظہور کی علامتیں، اس زمانے کے حالات، نیز دشمنوں کے مقابلے میں امام (علیہ السلام) کے طریقۂ کار، سیاست اور منصوبہ بندی کو بیان کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ امام مہدی (علیہ السلام) کی شان میں چار سو سے زائد آیات کی تفسیر یا تاویل کی گئی ہے اور شیعہ و سنی احادیث کی کتابوں میں یہ روایات بکثرت موجود ہیں۔ (۱)

۱- اس حوالے سے کافی ہے کہ مؤلف اور چند دیگر فاضل افراد کی مشترکہ تالیف "**معجم احادیث الامام المھدی علیہ السلام**" کی طرف رجوع کیا جائے، جس میں اس موضوع سے متعلق اکثر آیات و احادیث موجود ہیں۔

البتہ اس تحریر میں فقط اُن روایات کو محور قرار دیا گیا ہے جو امام رضا (علیہ السلام) سے نقل کی گئی ہیں۔ شیعہ احادیث و روایات کے منابع میں اس موضوع سے متعلق پینتیس سے چالیس روایات ایسی پائی جاتی ہیں جو امام رضا (علیہ السلام) نے بیان فرمائی ہیں۔ تیسری صدی ہجری سے آج تک مختلف علمائے حدیث نے ان روایات کو بیان کیا ہے جن میں فضل بن شاذان نے، ثقۃ الاسلام کلینیؒ نے کتاب شریف کافی میں، مرحوم شیخ صدوقؒ نے اپنی کتابوں: کمال الدین، عیون اخبار الرضا (علیہ السلام)، علل الشرائع اور امالی میں، مرحوم کشی نے کتاب رجال میں، نعمانی نے کتاب الغیبۃ میں، حرانی نے تحف العقول میں، محمد بن جریر طبری شیعی نے دلائل الامامۃ میں، اربلی نے کشف الغمۃ میں، طبرسی نے اعلام الوریٰ میں، اور قطب الدین راوندی نے الخرائج والجرائح میں ان روایات کو پیش کیا ہے۔ ان روایات میں امام مہدی (علیہ السلام) سے متعلق کئی موضوعات بیان کیے گئے ہیں، جیسے:

امام (علیہ السلام) کا نام اور نسب، امام (علیہ السلام) کی جسمانی قوت، امام علیہ کی بعض صفات، امام (علیہ السلام) کی ولادت کا مخفی و پنہاں رہنا، آپ (علیہ السلام) کے نَسَب اور رسول خدا ﷺ کے ساتھ آپ (علیہ السلام) کی نسبت کا واضح اور روشن ہونا، امام (علیہ السلام) کی غیبت، عصر غیبت یا تمام زمانوں میں حضرت کا نام بیان کرنے سے منع کیا جانا، انتظار اور انتظار کرنے والوں کی فضیلت، اس ظہورِ جمالِ رشید کے ذریعے

سے مؤمنین کی مشکلات کا حل ہونا، عصرِ غیبت میں شیعوں کے سخت حالات، ظہور سے پہلے کی قتل و غارت، خون خرابہ اور شیعوں کی قربانیاں، امام مہدی (علیہ السلام) اور پیغمبروں میں مشابہت، امام (علیہ السلام) کی غذاء اور ان کا لباس، سفیانی کا خروج، یمانی اور مصر کے پرچم، غیبت کے دوران حضرت خضر (علیہ السلام) کا کردار اور ان کا تنہائیوں میں امام مہدی (علیہ السلام) کا مُونِس ہونا، فرشتوں میں امام مہدی (علیہ السلام) اور ان کے ساتھیوں کے سپاہی، ظہور سے پہلے کے زمانے میں زندگی کی مشکلات، حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کا امام مہدی (علیہ السلام) کی اقتداء کرنا، رَجعت، اور امام مہدی (علیہ السلام) کے حوالے سے مؤمنین کی ذمہ داریاں وغیرہ۔ اسی طرح سے امام مہدی (علیہ السلام) کے لیے کثرت سے دعا کرنے اور مشکلات میں امام (علیہ السلام) سے توسل کو شاید سب سے اہم شمار کیا جاسکتا ہے۔

ہر زمانے میں امام کے وجود کا ضروری ہونا

یہ ایک انتہائی اہم موضوع ہے جس کے بارے میں امام رضا (علیہ السلام) فرماتے ہیں:

«لَوْ خَلَتِ الْأَرْضُ طَرْفَةَ عَيْنٍ مِنْ حُجَّةٍ لَسَاخَتْ بِأَهْلِهَا»۔(۱)

اگر زمین پلک جھپکنے کے برابر بھی حجّتِ خدا سے خالی ہو جائے، تو وہ اہل زمین کو اپنے اندر نگل لے (اور سب نابود ہو جائیں)۔

۱-**بصائر الدّرجات**، ج۱، ص۵۰۹، باب ۱۲، حدیث ۸۔

امام مہدی (علیہ السلام) کا نام، نَسَب اور علامات

حضرت مہدی موعود (علیہ السلام) ایسے نام و نشان اور علامات کے حامل ہیں کہ دیگر ائمہ علیہم السلام کی نسبت نمایاں اور قابلِ شناخت ہیں۔ امام رضا (علیہ السلام) نے کئی مقامات پر امام (علیہ السلام) کا نام، نسب اور علامات بیان فرمائی ہیں تا کہ شیعہ اپنے امام کو پہچاننے میں غلطی سے بچ سکیں۔

امام علی بن موسی الرضا (علیہ السلام) ایک روایت میں اپنی نسل سے تیسرے فرزند امام حسن عسکری (علیہ السلام) کی ولادت کی جانب اشارہ کرتے ہوئے تاکید سے فرماتے ہیں کہ یہ خَلَف صالح، صاحب الزّمان مہدی (علیہ السلام)، امام حسن عسکری (علیہ السلام) ہی کے فرزند ہوں گے۔(۱)

۱- ”«اَلْخَلَفُ الصَّالِحُ مِنْ وُلْدِ أَبِي مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَ هُوَ صَاحِبُ الزَّمَانِ وَ هُوَ الْمَهْدِيُّ».

کشف الغمۃ فی معرفۃ الائمۃ علیہم السلام، ج۳، ص ۲۶۵، ذکر الإمام الثانی عشر، باب ذکر علامات قیام القائم علیہ السلام۔ کتاب ”**موالید الائمۃ ووفیاتھم**“ میں اب الخشاب سے نقل شدہ روایت۔

امام رضا (علیہ السلام) حضرت قائم (علیہ السلام) کی خصوصیات کے بیان میں فرماتے ہیں:

"ان کی علامت یہ ہوگی کہ عمر کے لحاظ سے سن رسیدہ، لیکن ظاہر میں جوان ہوں گے، یہاں تک کہ ان کے وجودِ پر نور کی جانب دیکھنے والا شخص یہ گمان کرے گا کہ ان کی عمر مبارک چالیس برس یا اس سے کچھ کم ہے؛ اور ان کی علامات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ عمر مبارک کے آخر تک لیل ونہار کی رفت و آمد ان کو بوڑھا نہیں کرے گی"۔(۱)

نیز کتاب: **مجموعة نفیسة فی تاریخ الائمة**، ص۱۴۹، کتاب تاریخ موالید الائمة و وفیاتهم علیهم السلام، ذکر الخلف الصالح علیه السلام۔ نور جامع الاحادیث۔

۱ -«عَلَامَتُهُ أَنْ يَكُونَ شَيْخَ السِّنِ شَابَّ الْمَنْظَرِ حَتَّى إِنَّ النَّاظِرَ إِلَيْهِ لَيَحْسَبُهُ ابْنَ أَرْبَعِينَ سَنَةً أَوْ دُونَهَا وَإِنَّ مِنْ عَلَامَاتِهِ أَنْ لَا يَهْرَمَ بِمُرُورِ الْأَيَّامِ وَ اللَّيَالِي حَتَّى يَأْتِيَهُ أَجَلُه»۔ **کمال الدین و تمام النعمة**، ج۲، ص۶۸۰، باب ما روی فی علامات خروج القائم علیه السلام، ح۱۲۔

داؤد رقی نے امام رضا (علیہ السلام) کی خدمت میں عرض کی: میں آپ پر قربان جاؤں! خدا کی قسم! آپ کی امامت کے بارے میں میرے دل میں کچھ بھی شک نہیں ہے سوائے ایک حدیث کے جس کو ذریح نے امام باقر (علیہ السلام) سے نقل کیا ہے۔ امام (علیہ السلام) نے فرمایا: کون سی حدیث؟ داؤد رقی نے عرض کی: امام باقر (علیہ السلام) سے نقل ہوا ہے کہ انہوں نے فرمایا: "ان شاء اللہ ہمارے ساتویں ہمارے قائم ہیں"۔ امام رضا (علیہ السلام) نے فرمایا: "تم بھی سچ کہتے ہو، ذریح نے بھی سچ کہا ہے اور امام باقر (علیہ السلام) نے بھی صحیح فرمایا ہے"۔ امام رضا (علیہ السلام) سے یہ بات سننے کے بعد داؤد رقی کے شک وتردید میں اور اضافہ ہو گیا۔ امام رضا (علیہ السلام) نے فرمایا: "داؤد! اگر موسیٰ (علیہ السلام) خضر (علیہ السلام) سے یہ نہ کہتے: "اگر اللہ نے چاہا تو آپ مجھے صابر و شکیبا پائیں گے" (۱)، تو خضر (علیہ السلام) سے کسی چیز کے بارے میں سوال نہ کرتے۔ اسی طرح سے امام باقر (علیہ السلام) "ان شاء اللہ" نہ فرماتے (اور اس امر کو اللہ کی مرضی سے مشروط نہ کرتے) تو معاملہ وہی ہوتا جیسا انہوں نے فرمایا ہے"۔ داؤد

---

۱ - ﴿سَتَجِدُنی إِنْ شاءَ اللهُ صابِراً﴾۔ **سورہ کھف** (۱۸)، آیت ۶۹۔

کہتا ہے کہ اس استدلال کے سننے کے بعد میں نے آں جناب (علیہ السلام) کی امامت پر یقین حاصل کر لیا۔(۱)

اس روایت میں امام موسیٰ کاظم (علیہ السلام) کی شہادت کے بعد وقوع پذیر ہونے والے انحراف کی جانب اشارہ ملتا ہے۔ بہت سے افراد نے آپ (علیہ السلام) ہی کو مہدی موعود سمجھ کر امام رضا (علیہ السلام) کی امامت کا انکار کر دیا تھا۔ بظاہر داؤد رقی بھی اس منحرف ماحول سے متأثر ہوئے لیکن امام (علیہ السلام) کے بیان اور ان سے ملنے والی رہنمائی کے بعد اپنے انحراف سے واپس پلٹ آئے اور ان کی امامت پر یقین حاصل کر لیا۔

ریان بن صلت نے جب آٹھویں امام (علیہ السلام) سے سوال کیا کہ کیا آپ صاحب الامر ہیں؟ تو فرمایا:

---

۱ - «عَنْ دَاوُدَ الرَّقِّيِّ، قَالَ، قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا (عَلَيْهِ السَّلَامُ) جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّهُ وَ اللهِ مَا يَلِجُ فِي صَدْرِي مِنْ أَمْرِكَ شَيْءٌ إِلَّا حَدِيثاً سَمِعْتُهُ مِنْ ذَرِيحٍ يَرْوِيهِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)، قَالَ لِي وَ مَا هُوَ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ سَابِعُنَا قَائِمُنَا إِنْ شَاءَ اللهُ، قَالَ صَدَقْتَ وَ صَدَقَ ذَرِيحٌ وَ صَدَقَ أَبُو جَعْفَرٍ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)، فَازْدَدْتُ وَ اللهِ شَكّاً، ثُمَّ قَالَ يَا دَاوُدَ بْنَ أَبِي خَالِدٍ أَمَا وَ اللهِ لَوْ لَا أَنَّ مُوسَى، قَالَ لِلْعَالِمِ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللهُ صَابِراً مَا سَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ، وَ كَذَلِكَ أَبُو جَعْفَرٍ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) لَوْ لَا أَنْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللهُ لَكَانَ كَمَا قَالَ، قَالَ، فَقَطَعْتُ عَلَيْهِ»۔ **اختیار معرفۃ الرجال المعروف رجال کشی**، ص ۳۷۳، فی ذریح المحاربی، ش ۷۰۰۔

”میں بھی صاحب الامر ہوں، لیکن میں وہ نہیں ہوں جو زمین کو ظلم و جور سے بھر جانے کے بعد عدل سے بھر دیں گے۔ میں کیسے وہ ہو سکتا ہوں جبکہ تم میرے بدن کی کمزوری کو دیکھ رہے ہو؟ قائم وہ ہیں کہ جب ظہور کریں گے تو عمر میں بوڑھے لیکن ظاہر میں جوان ہوں گے، ایسے طاقتور ہوں گے کہ اگر روئے زمین پر موجود سب سے بڑے درخت کی جانب ہاتھ بڑھائیں تو اس کو جڑ سے اکھاڑ پھینکیں، اور اگر پہاڑوں کے بیچ آواز کو بلند کریں تو چٹانیں ریزہ ریزہ ہو جائیں؛ عصائے موسیٰ (علیہ السلام) اور انگشتریِ سلیمان (علیہ السلام) ان کے پاس ہو گی؛ وہ میرے چوتھے فرزند ہیں؛ خدا جب تک چاہے گا، ان کو پردۂ غیبت میں رکھے گا، پھر ان کو ظاہر کرے گا تا کہ وہ زمین کو عدل و عدالت سے ایسے بھر دیں، جیسے وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہو گی“۔(۱)

---

۱ - « أنَا صَاحِبُ هٰذَا الْأَمْرِ وَ لٰكِنِّي لَسْتُ بِالَّذِي أَمْلَؤُهَا عَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ جَوْراً وَ كَيْفَ أَكُونُ ذٰلِكَ عَلَى مَا تَرَى مِنْ ضَعْفِ بَدَنِي وَ إِنَّ الْقَائِمَ هُوَ الَّذِي إِذَا خَرَجَ كَانَ فِي سِنِّ الشُّيُوخِ وَ مَنْظَرِ الشُّبَّانِ

علامہ طبرسی کی کتاب میں اس روایت کے آخر میں یہ حصہ بھی شامل ہے:

"گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ لوگ شدت سے مایوس ہو جائیں گے پھر دور و نزدیک سے ایک ہی جیسی سنائی دینے والی صدا بلند ہو گی اور ان کو پکارا جائے گا۔ وہ مومنین کے لیے رحمت اور کافروں کے لیے عذاب ہوں گے"۔(۱)

قَوِيّاً فِي بَدَنِهِ حَتَّى لَوْ مَدَّ يَدَهُ إِلَى أَعْظَمِ شَجَرَةٍ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ لَقَلَعَهَا وَ لَوْ صَاحَ بَيْنَ الْجِبَالِ لَتَدَكْدَكَتْ صُخُورُهَا يَكُونُ مَعَهُ عَصَا مُوسَى وَ خَاتَمُ سُلَيْمَانَ ع ذَاكَ الرَّابِعُ مِنْ وُلْدِي يُغَيِّبُهُ اللهُ فِي سِتْرِهِ مَا شَاءَ ثُمَّ يُظْهِرُهُ فَيَمْلَأُ بِهِ الْأَرْضَ قِسْطاً وَ عَدْلاً كَمَا مُلِئَتْ جَوْراً وَ ظُلْماً»۔ **كمال الدين و تمام النّعمة**، ج۲، ص۴۰۸، ما روی عن الرضا علیه السلام فی النّص علی القائم، ح۷ ؛ و **بحار الانوار الجامعة لدرر أخبار الائمة الاطهار**، ج۵۲، ص ۳۲۲، تاریخ الامام الثانی عشر، باب۲۷، سیرہ و اخلاقه، ح۳۰۔

۱ - «كَأَنِّي بِهِمْ آيَسَ مَا كَانُوا قَدْ نُودُوا نِدَاءً يَسْمَعُ مَنْ بَعُدَ كَمَا يَسْمَعُ مَنْ قَرُبَ يَكُونُ رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِينَ وَ عَذَاباً عَلَى الْكَافِرِينَ»۔ **اعلام الوری بأعلام الهدی**، ج۲، ص۲۴۱، الرکن الرابع، ذکر القسم الثانی، الباب الثانی، الفصل الثانی۔

حضرت علی بن موسیٰ الرضا (علیہ السلام) کی ولایت عہدی، اور ان کا نام دِرہم و دینار پر کَندہ ہونے کی وجہ سے ایوب بن نوح نے یہ امید باندھ لی کہ امام رضا (علیہ السلام) ہی صاحب الامر ہیں اور حکومت بغیر کسی جنگ و خون ریزی کے امام (علیہ السلام) کے پاس آجائے گی۔ ایوب بن نوح کے جواب میں امام (علیہ السلام) نے فرمایا:

"ہم (خاندانِ عصمت) میں سے کوئی بھی ایسا نہیں ہے کہ اس کے ساتھ خط و کتابت کی جائے، یا انگلی سے اس کی جانب اشارہ کیا جائے (یعنی وہ لوگوں اور معاشرے کی توجہ کا مرکز بنے)، یا اس سے مسائل پوچھے جائیں، یا اس کے لیے اموال لیجائے جائیں، تو اس کو تیرِ انتقام کا نشانہ نہ بنایا جائے یا اپنے بستر پر جان نہ دے دے (یعنی ہمیں یا شمشیر سے مار دیا جاتا ہے یا زہر کے ذریعے)؛ یہاں تک کہ خداوند متعال اس امر کے لیے ہمارے خاندان سے ایک بچے کو ذمہ داری سونپ کر بھیجے گا کہ جس کی

ولادت اور اس کا وطن مخفی ہو گا اور اس کا حسب و نسب و
قبیلہ روشن و آشکار ہو گا"۔(۱)

---

۱ - «أَيُّوبَ بْنِ نُوحٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا (عَلَيْهِ السَّلَامُ) إِنِّي أَرْجُو أَنْ تَكُونَ صَاحِبَ هَذَا الْأَمْرِ وَ أَنْ يَسُوقَهُ اللهُ إِلَيْكَ بِغَيْرِ سَيْفٍ فَقَدْ بُويِعَ لَكَ وَ ضُرِبَتِ الدَّرَاهِمُ بِاسْمِكَ فَقَالَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) مَا مِنَّا أَحَدٌ اخْتَلَفَتْ إِلَيْهِ الْكُتُبُ وَ أُشِيرَ إِلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ وَ سُئِلَ عَنِ الْمَسَائِلِ وَ حُمِلَتْ إِلَيْهِ الْأَمْوَالُ إِلَّا اغْتِيلَ أَوْ مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ حَتَّى يَبْعَثَ اللهُ لِهَذَا الْأَمْرِ غُلَاماً مِنَّا خَفِيَّ الْوِلَادَةِ وَ الْمَنْشَإِ غَيْرَ خَفِيٍّ فِي نَسَبِهِ»۔ **الکافی**، ج۱، ص۳۴۱، کتاب الحجة، باب فی الغیبة، ح۲۵۔

حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کی غَیبت

حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کی غیبت بھی امام رضا (علیہ السلام) کی روایات میں بیان ہونے والے موضوعات میں سے ایک ہے۔اس بارے میں حسن بن قیاما صیرفی کہتے ہیں: میں سن ۱۹۳ھ میں حج بیت اللہ سے شرفیاب ہوا۔ امام رضا (علیہ السلام) سے سوال پوچھا: میں آپ (علیہ السلام) پر قربان جاؤں! آپ (علیہ السلام) کے والد بزرگوار (علیہ السلام) کیا ہوئے؟ فرمایا: اپنے آباء کی طرح وہ بھی رخصت ہو گئے۔ میں نے عرض کی: پھر ابو بصیر سے نقل کی گئی یعقوب بن شعیب کی روایت کا کیا کروں جس میں کہا گیا ہے کہ امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے فرمایا: "اگر کوئی تمہیں خبر دے کہ میرا یہ فرزند وفات پا گیا ہے، اس کی تکفین و تدفین کی گئی ہے، اور اس کے ہاتھوں کو قبر میں حرکت دی گئی ہے، تو اس خبر کی تصدیق نہ کریں"؟ آٹھویں امام (علیہ السلام) نے

فرمایا: امام صادق (علیہ السلام) نے ابو بصیر سے یہ نہیں فرمایا بلکہ فرمایا ہے کہ اگر کوئی صاحب الامر کے بارے ایسی خبر لائے (تو اس کی تصدیق نہ کرنا)۔(۱)

ایسے لگتا ہے کہ واقفیہ نے ابو بصیر کی جانب اس حدیث کی جھوٹی نسبت دی ہے تا کہ امام موسیٰ کاظم (علیہ السلام) کی غیبت کے بارے میں اپنے باطل عقیدے کو رواج دے سکیں کہ یہی امام مہدیؑ ہیں اور یہی غائب ہوں گے۔

---

۱ - «قُلْتُ فَكَيْفَ أَصْنَعُ بِحَدِيثٍ حَدَّثَنِي بِهِ يَعْقُوبُ بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ: أَنَّ أَبَا عَبْدِ اللهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) قَالَ إِنْ جَاءَكُمْ مَنْ يُخْبِرُكُمْ أَنَّ ابْنِي هَذَا مَاتَ وَ كُفِّنَ وَ قُبِرَ وَ نَفَضُوا أَيْدِيَهُمْ مِنْ تُرَابِ قَبْرِهِ فَلَا تُصَدِّقُوا بِهِ فَقَالَ: كَذَبَ أَبُو بَصِيرٍ لَيْسَ هَكَذَا حَدَّثَهُ، إِنَّمَا قَالَ إِنْ جَاءَكُمْ عَنْ صَاحِبِ هَذَا الْأَمْرِ» ۔ **اختيار معرفة الرجال المعروف رجال کشی**، ص ۴۷۵، فی یحیی بن ابی القاسم ابی بصیر و یحیی بن القاسم الحذاء، ش ۹۰۲۔

حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کا اسمِ مبارک زبان پر لانا

عصرِ غیبت میں حضرت (علیہ السلام) کا اسمِ مبارک زبان پر لانے کے بارے میں بھی امام رضا (علیہ السلام) کی روایات میں رہنمائی موجود ہے۔ ریان بن صلت کہتے ہیں: میں نے امام رضا (علیہ السلام) سے سنا کہ جب قائم (علیہ السلام) کے بارے میں سوال ہوا تو امام (علیہ السلام) نے فرمایا:

"ان کا وجود دیکھا نہ جائے اور ان کا نام لیا نہ جائے"۔(۱)

ریان بن صلت کہتے ہیں: میں نے امام رضا (علیہ السلام) سے سنا:

"مہدیِ قائم (علیہ السلام)، حسن (علیہ السلام) کے فرزند ہیں کہ جن کا وجود دیکھا نہ جائے اور ان کی غیبت

---

۱ - «عَنِ الرَّیَّانِ بْنِ الصَّلْتِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا (عَلَیْهِ السَّلَامُ) یَقُولُ وَ سُئِلَ عَنِ الْقَائِمِ فَقَالَ لَا یُرَی جِسْمُهُ وَ لَا یُسَمَّی اسْمُه»۔ **الکافي**، ج ۱، ص ۳۳۳، باب فی النھی عن الاسم، ح ۳؛ **وکمال الدین وتمام النعمہ**، ج ۲، ص ۴۰۲، باب ما رُوِیَ عن الرضا علیہ السلام، ح ۲۔

کے بعد کوئی ان کا نام زبان پر جاری نہ کرے یہاں تک کہ سب ان کو دیکھ لیں اور ان کے نام کا اعلان کر دیا جائے اور سب اس کو سن لیں“۔ پس ہم نے عرض کی:اے ہمارے آقا! آیا ”صاحبِ غیبت“، ”صاحبِ زمان“ اور ”مہدی“ کہنا بھی جائز نہیں ہے؟ فرمایا: ”یہ سب جائز ہیں اور میں نے ان کا نام صراحت سے لینے سے منع کیا ہے تا کہ وہ ہمارے دشمنوں سے مخفی رہیں اور وہ ان کو نہ پہچان پائیں“۔(۱)

---

۱ - «عَنِ الرَّیَّانِ بْنِ الصَّلْتِ، قَالَ: سَمِعْتُ الرِّضَا (عَلَیْهِ السَّلَامُ)، یَقُولُ الْقَائِمُ الْمَهْدِیُّ بْنُ الْحَسَنِ لَا یُرَی جِسْمُهُ وَ لَا یُسَمّی بِاسْمِهِ أَحَدٌ بَعْدَ غَیْبَتِهِ حَتَّی یَرَاهُ وَ یُعْلَنَ بِاسْمِهِ وَ یَسْمَعُهُ كُلُّ الْخَلْقِ فَقُلْنَا لَهُ: یَا سَیِّدَنَا وَإِنْ قُلْنَا صَاحِبُ الْغَیْبَةِ وَ صَاحِبُ الزَّمَانِ وَ الْمَهْدِیُّ، قَالَ هُوَ كُلُّهُ جَائِزٌ مُطْلَقٌ وَ إِنَّمَا نَهَیْتُكُمْ عَنِ التَّصْرِیحِ بِاسْمِهِ لِیَخْفَی اسْمُهُ عَنْ أَعْدَائِنَا فَلَا یَعْرِفُوه» - **الهدایة الکبریٰ**، ص ۳۶۴، باب الرابع عشر، باب الامام المهدی المنتظر؛ و **مستدرک الوسائل**، ج ۱۲، ص ۲۸۵، کتاب الامر بالمعروف، ابواب الامر النهی، باب ۳۱، تحریم تسمیة المهدی، ح ۱۴۱۰۴/ ۱۲۔ کتاب **الهدایة الکبریٰ** کے اعتبار کے بارے میں مؤلف کی کتاب **تَأَمُّلِی نَو دَر نِشانِه هایِ ظُهور**، ج ۱، ص ۴۶ کی طرف رجوع کیجیے۔

امام (علیہ السلام) کا نام (م ح م د) زبان پر بلند کرنے سے نہی اور یہ کہ آیا یہ منع کیا جانا زمانۂ غیبت سے مخصوص ہے؟ یا مطلق اور ہمیشہ کے لیے ہے؟ یا یہ کہ فقط غیبتِ صغریٰ کے زمانے کے ساتھ خاص ہے؟اس بارے میں علماء کا نقطۂ نظر مختلف ہے(۱)۔ ہم معتقد ہیں کہ اس حوالے سے دسیوں روایات کو مد نظر رکھتے ہوئے غیبت کبریٰ کے زمانے میں حضرت (علیہ السلام) کا نام لینا جائز نہیں ہے۔(۲)

---

۱ - بعض علماء نے بیان کیا ہے کہ شاید امام زمانہ (علیہ السلام) کا نام مبارک زبان پر جاری نہ کرنے کا حکم امام حسن عسکری (علیہ السلام) کے زمانے سے غیبت کے آغاز تک کے لیے ہو، تاکہ لوگوں اور ظالم حکمرانوں کی توجہ امام (علیہ السلام) کی ذاتِ مبارکہ پر مرکوز نہ ہو۔ واللہ اعلم۔ (مترجم)

۲ - اس حوالے سے موجود روایات اور علماء وفقہاء کے اقوال سے کامل آگاہی حاصل کرنے کے لیے کتاب "**تا ظهور**"، ج ۱، ص ۴۳ کی طرف رجوع کیجیے۔

انتظار اور منتظرین کی فضیلت

حسن بن جہم نے امام رضا (علیہ السلام) سے نجات اور فَرَج کے بارے میں پوچھا تو امام (علیہ السلام) نے فرمایا:

"کیا تم نہیں جانتے کہ انتظارِ فَرَج، فَرَج سے ہے"؟ عرض کی: جو کچھ آپ نے سکھایا ہے، اس کے سوا میں کچھ نہیں جانتا۔ فرمایا: "ہاں ایسا ہی ہے: انتظارِ فَرَج، فَرَج سے ہے"۔(۱)

---

۱ - «عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْجَهْمِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ (عَلَيْهِ السَّلاَمُ) عَنْ شَيْءٍ مِنَ الْفَرَجِ فَقَالَ أَوَ لَسْتَ تَعْلَمُ أَنَّ انْتِظَارَ الْفَرَجِ مِنَ الْفَرَجِ قُلْتُ لَا أَدْرِي إِلَّا أَنْ تُعَلِّمَنِي فَقَالَ نَعَمْ انْتِظَارُ الْفَرَجِ مِنَ الْفَرَجِ» ۔ **الغیبۃ شیخ طوسی**، ص ۴۵۹، علائم ظهور الحجة علیه السلام، ح ۴۷۱؛ و **بحار الانوار الجامعة لدرر الاخبار الائمة الاطهار**، ج ۵۲، ص ۱۳۰، تاریخ الامام الثانی عشر علیه السلام، باب ۲۲، فضل انتظار الفرج، ح ۲۹۔

یعنی یہی کہ اگر ایک معاشرہ روشن مستقبل، عدالت کے عروج اور بساطِ ظلم کے لپیٹ دیے جانے کی امید رکھتا ہو تو ایسا معاشرہ اور ایسے لوگ مشکلات کا مقابلہ کریں گے اور بالآخر ان پر غالب آ جائیں گے؛ دوسرے لفظوں میں وہ مشکلات سے کبھی بھی پسپا نہیں ہوں گے۔ ایسے معاشرے پر کبھی بھی مایوسی طاری نہیں ہو گی کہ ان کو شکست سے دوچار کر سکے۔ یہ معنی خود ایک رہائی ہے۔

اسی سے متعلق محمد بن عبد اللہ نے کہا ہے: میں نے امام رضا (علیہ السلام) سے عرض کی: میں آپ پر قربان جاؤں! میرے والد نے آپ کے اجداد علیہم السلام سے روایت نقل کی ہے کہ ان میں سے بعض سے پوچھا گیا ہے: ہمارے علاقے میں قزوین نامی ایک سرحدی شہر ہے اور اس کے مد مقابل دیلم میں دشمن موجود ہے؛ اب آیا ہم دشمن سے جہاد کریں یا سرحدوں کی حفاظت کریں؟ آپ کے جد بزرگوار (علیہ السلام) نے فرمایا: "مکہ کی راہ لو اور خانۂ خدا کا حج کرو"۔ تین مرتبہ اس سوال کو دہرایا گیا اور ہر بار یہی جواب ملا کہ "تم پر لازم ہے کہ بیت اللہ کی راہ لو اور اس کی زیارت کرو!"۔ آخری مرتبہ ساتھ یہ بھی فرمایا کہ "کیا تمہیں یہ پسند نہیں ہے کہ اپنے گھر میں رہو اور اپنا سرمایہ اپنے اہل و عیال کے لیے خرچ کرو اور امرِ (ولایت) کے منتظر رہو؟ اگر ہمارا شیعہ زندہ رہا اور اس نے ہماری حکومت کو پالیا تو گویا وہ ان لوگوں جیسا ہے جو رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جنگِ بدر میں شامل ہوئے؛ اور اگر (حالتِ انتظار میں انتقال کر جائے اور) ہمارے

امر کو نہ پا سکے تو وہ اس جیسا ہے جو ہمارے قائم (علیہ السلام) کے ہمراہ ایک خیمے میں رہے اِن دو کی طرح"۔ (اور یہ کہتے ہوئے حضرت نے دونوں انگشت ہائے شہادت کو ساتھ ملا دیا، کہ ان دو کی طرح)۔ امام رضا (علیہ السلام) نے یہ حدیث سننے کے بعد ان مطالب کی تصدیق فرمائی۔ (۱)

یہ روایت خلفاء کی جنگوں اور فتوحات کے بارے میں ائمہ (علیہم السلام) کی نگاہ کی جانب اشارہ کرتی ہے کہ وہ شیعوں کی ان جنگوں میں شرکت سے راضی نہ تھے۔ اعتقادی بحثوں میں ہم نے اس مطلب کا تذکرہ کرتے ہوئے بیان کیا ہے کہ تمام

---

۱ - «مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قُلْتُ لِلرِّضَا (عَلَيْهِ السَّلَامُ) جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّ أَبِي حَدَّثَنِي عَنْ آبَائِكَ (عَلَيْهِمِ السَّلَامُ) أَنَّهُ قِيلَ لِبَعْضِهِمْ إِنَ فِي بِلَادِنَا مَوْضِعَ رِبَاطٍ يُقَالُ لَهُ قَزْوِينُ وَ عَدُوّاً يُقَالُ لَهُ الدَّيْلَمُ فَهَلْ مِنْ جِهَادٍ أَوْ هَلْ مِنْ رِبَاطٍ فَقَالَ عَلَيْكُمْ بِهَذَا الْبَيْتِ فَحُجُّوهُ ثُمَّ قَالَ فَأَعَادَ عَلَيْهِ الْحَدِيثَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلَّ ذَلِكَ يَقُولُ عَلَيْكُمْ بِهَذَا الْبَيْتِ فَحُجُّوهُ ثُمَّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ أَ مَا يَرْضَى أَحَدُكُمْ أَنْ يَكُونَ فِي بَيْتِهِ يُنْفِقُ عَلَى عِيَالِهِ يَنْتَظِرُ أَمْرَنَا فَإِنْ أَدْرَكَهُ كَانَ كَمَنْ شَهِدَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ص بَدْراً وَإِنْ لَمْ يُدْرِكْهُ كَانَ كَمَنْ كَانَ مَعَ قَائِمِنَا فِي فُسْطَاطِهِ هَكَذَا وَ هَكَذَا وَ جَمَعَ بَيْنَ سَبَّابَتَيْهِ فَقَالَ أَبُو الْحَسَنِ ع صَدَقَ هُوَ عَلَى مَا ذَكَرَ»۔ **الکافی**، ج۴، ص ۲۶۰، کتاب الحج، باب فضل الحج، ح۳۴؛ و **تفصیل وسائل الشیعۃ الي تحصیل مسائل الشریعۃ**، ج۱۱، ص ۱۲۲، کتاب الحج، باب استحباب اختیار الحج علی الجهاد مع غیر الامام، ح۱۴۴۱۱/۱۔

ائمہ (علیہم السلام) ان جنگوں میں شیعوں کی شرکت سے راضی نہ تھے اور انہوں نے خود بھی کسی جنگ میں شرکت نہ کی۔

طبری نے اپنی تاریخ کی کتاب میں دعویٰ کیا ہے کہ بعض جنگوں میں جناب حسنین (علیہما السلام) نے شرکت کی۔ انہوں نے اپنی سند سے علی بن مجاہد، پھر حنش بن مالک سے نقل کیا ہے:

سن ۳۰ ہجری میں سعید بن عاص نے خراسان کو فتح کرنے کے ارادے سے کوفہ سے لشکر کشی کی اور بعض صحابہ جیسے: حذیفہ بن یمان، امام حسن (علیہ السلام)، امام حسین (علیہ السلام) اور عبد اللہ بن عباس بھی اس کے ہمراہ تھے۔(۱)

اس نظریہ کے جواب میں ہم یہ کہیں گے:

اوّلاً: یہ کہ یہ مطلب علی بن مجاہد کے واسطے سے نقل ہوا ہے اور یحییٰ بن معین اور دیگر اہل سنت علمائے رجال نے اس کے بارے میں کہا ہے: علی بن مجاہد "جعّال" اور

۱- «حَدَّثَنِی عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنِی عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِیِّ بْنِ مُجَاهِدٍ، عَنْ حَنَشِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: غَزَا سَعِیدُ بْنُ الْعَاصِ مِنَ الْكُوفَةِ سَنَةَ ثَلَاثِینَ یُرِیدُ خُرَاسَانَ، وَمَعَهُ حُذَیْفَةُ بْنُ الْیَمَانِ وَنَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ص، وَمَعَهُ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ و۔۔۔» ۔ **تاریخ الامم والملوک**، ج ۲، ص ۶۰۷، سال ۳۰ ہجری کے حوادث کی ابتداء میں۔

”وضّاعِ“ حدیث (یعنی بہت زیادہ جھوٹی احادیث تراشنے والا) ہے، اس نے کتاب مغازی (غزوات) کو تحریر کیا ہے اور اس کے مطالب کے لیے سند جعل کی ہے۔ یحییٰ بن ضریس اور بعض دیگر علماء نے بھی اس کو کذّاب اور جھوٹا کہا ہے۔(۱)

ثانیاً: یہ مطلب کتاب تاریخ جرجان میں سہمی کے بیان سے بھی فرق رکھتا ہے، چونکہ اس نے صراحت کے ساتھ امیر المؤمنین (علیہ السلام) کے زمانے سے ہٹ کر امام حسن (علیہ السلام) کے ایران تشریف لے جانے اور فتحِ ایران میں شرکت کرنے سے انکار کیا ہے۔(۲)

---

۱ - **تھذیب التھذیب**، ج۷، ص۳۳۰، شرح حال علي بن مجاہد، ش۶۱۳۔

۲- «و ذکر عباس بن عبدالرحمن المروزی فی کتابه التاریخ فقال: قدم الحسن بن علی و عبد الله بن الزبیر اصبهان مجتازین إلی جرجان. فان ثبت هذا یدل علی أنه کان فی أیام أمیرالمؤمنین علی بن ابی طالب »۔ **تاریخ جرجان**، ص۴۸، باب ذکر دخل جرجان من اصحاب النبی صلی الله علیه و آله و سلم۔

غیبت کے دوران شیعوں پر دباؤ

کلام امام رضا (علیہ السلام) میں بیان کی گئی زمانۂ غیبت کی خصوصیات میں سے ایک خصوصیت شیعوں پر اس دورانیے میں آنے والا دباؤ ہے۔ حسن بن علی بن فضال بیان کرتے ہیں: امام رضا (علیہ السلام) نے فرمایا:

"گویا شیعوں کو دیکھتا ہوں کہ جب میرے تیسرے فرزند کو ہاتھ سے گنوادیں گے تو چوپایوں کے گلّے کی مانند چراگاہ کو تلاش کریں گے لیکن اسے ڈھونڈ نہیں پائیں گے"۔ میں نے عرض کی: اے فرزندِ رسول اللہ! ایسا کس وجہ سے ہو گا؟ امام (علیہ السلام) نے فرمایا: "اس لیے کہ ان کے امام (علیہ السلام) ان سے غائب و پنہاں ہوں گے"۔ عرض کی: ایسا کیوں ہو گا؟ امام (علیہ

السلام) نے فرمایا: "اس لیے کہ جب وہ شمشیر کے ساتھ
قیام کریں تو کسی کی بیعت ان کی گردن پر نہ ہو"۔ (۱)

اس روایت میں جس طرح سے غیبت کے ایک سبب کی جانب اشارہ کیا گیا ہے، اسی طرح امام (علیہ السلام) کی غیبت کی وجہ سے شیعوں کی سرگردانی کی جانب بھی اشارہ موجود ہے۔ ہم نے غیبت کے سبب اور فلسفہ کے بارے میں کی گئی بحثوں میں عرض کی ہے کہ یہ اور اس طرح کی دیگر وجوہات فقط حکمت کو بیان کرتی ہیں (۲) اور ائمہ (علیہم السّلام) کو ظہور سے قبل اس غیبت کا حقیقی سبب بیان کرنے کا اِذن نہیں ہے۔ امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے فرمایا ہے:

---

۱ - «عن الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا (عَلَيْهِ السَّلَامُ) أَنَّهُ قَالَ: كَأَنِّي بِالشِّيعَةِ عِنْدَ فَقْدِهِمُ الثَّالِثَ مِنْ وُلْدِي يَطْلُبُونَ الْمَرْعَى وَ لَا يَجِدُونَهُ قُلْتُ لَهُ وَ لِمَ ذَلِكَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ قَالَ لِأَنَّ إِمَامَهُمْ يَغِيبُ عَنْهُمْ قُلْتُ وَ لِمَ قَالَ لِئَلَّا يَكُونَ فِي عُنُقِهِ لِأَحَدٍ بَيْعَةٌ إِذَا قَامَ بِالسَّيْفِ» ۔ **عیون اخبار الرضا علیہ السلام**، ج۱، ص۲۷۳، باب ۲۸، ح۶؛ و **کمال الدین و تمام النعمۃ**، ج۲، ص۵۰۷، باب علة الغیبة، ح۴؛ **علل الشرائع**، ج۱، ص۲۴۵، ب۱۷۹، علل الغیبة، ح۶؛ و **بحار الانوار الجامعۃ لدرر اخبار الائمۃ الاطھار**، ج۵۱، ص۱۵۲، باب۸، ما جاء عن الرضا علیه السلام، ح۱۔

۲ - **تا ظھور**، ج۱، ص۱۱-۴۲، فصل اول دلائل غیبت۔

"غیبتِ امام (علیہ السلام) کی ایک ایسی وجہ ہے جسے آپ
کے سامنے بیان کرنے کا اذن نہیں ہے"۔(۱)

---

۱ - «لِأَمْرٍ لَمْ يُؤْذَنْ لَنَا فِي كَشْفِهِ لَكُم»۔ **کمال الدین و تمام النعمة**، ج۲، ص۵۰۹، باب ۱۲، علة الغيبة، ح۱۱۔

امام مہدی (علیہ السلام) کی انبیاء (علیہم السلام) سے مشابہت

حسن بن قیاما صیرفی کہتے ہیں: میں نے امام رضا(علیہ السلام) سے سوال کیا: میں آپ پر قربان جاؤں! آپ (علیہ السلام) کے والد بزرگوار کیا ہوئے؟ امام (علیہ السلام) نے فرمایا: اپنے آباء کی طرح وہ بھی رخصت ہو گئے۔ میں نے عرض کی: پھر اس حدیث کا کیا کروں جو زرعہ بن محمد حضرمی نے سماعہ بن مہران سے نقل کی ہے کہ امام صادق (علیہ السلام) نے فرمایا: "میرا یہ فرزند پانچ چیزوں میں انبیاء (علیہم السلام) سے مشابہت رکھتا ہے؛ جس طرح سے یوسف (علیہ السلام) حسد کا نشانہ بنے، ان کے ساتھ بھی حسد کیا جائے گا؛ جس طرح سے یونس (علیہ السلام) غائب ہوئے، یہ بھی غائب ہوں گے"؛ اور مزید تین مشابہتیں بیان فرمائیں۔ امام رضا(علیہ السلام) نے فرمایا: "سماعہ کی حدیث اس طرح سے نہیں، بلکہ امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے یہ فرمایا: صاحب الامر یعنی قائم

(علیہ السلام) میں پانچ انبیاء سے شباہتیں پائی جاتی ہیں، یہ نہیں فرمایا: میرا فرزند (امام موسیٰ کاظم (علیہ السلام) ان شباہتوں کا حامل ہے)۔(۱)

یہ مسئلہ پہلے بیان کیا گیا ہے اور یہ مذکورہ حدیث واقفیہ کے باطل عقیدے کی رد میں ہے جو امام موسیٰ کاظم (علیہ السلام) کو ہی صاحب الامر اور قائم مانتے تھے۔

---

۱ - «حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ قِيَامَا الصَّيْرَفِيُّ، قَالَ، سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا (عَلَيْهِ السَّلاَمُ) فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا فَعَلَ أَبُوكَ قَالَ مَضَى كَمَا مَضَى آبَاؤُهُ عَلَيْهِمُ السَّلاَمُ، قُلْتُ فَكَيْفَ أَصْنَعُ بِحَدِيثٍ حَدَّثَنِي بِهِ زُرْعَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَضْرَمِيُّ، عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ، أَنَّ أَبَا عَبْدِ اللهِ (عَلَيْهِ السَّلاَمُ) قَالَ إِنَّ ابْنِي هَذَا فِيهِ شَبَهٌ مِنْ خَمْسَةِ أَنْبِيَاءَ يُحْسَدُ كَمَا حُسِدَ يُوسُفُ (عَلَيْهِ السَّلاَمُ) وَ يَغِيبُ كَمَا غَابَ يُونُسُ وَ ذَكَرَ ثَلاَثَةً أُخَرَ قَالَ كَذَبَ زُرْعَةُ لَيْسَ هَكَذَا حَدِيثُ سَمَاعَةَ، إِنَّمَا قَالَ صَاحِبُ هَذَا الْأَمْرِ يَعْنِي الْقَائِمَ (عَلَيْهِ السَّلاَمُ) فِيهِ شَبَهٌ مِنْ خَمْسَةِ أَنْبِيَاءَ، وَ لَمْ يَقُلْ ابْنِي» - **اختیار معرفۃ الرجال المعروف رجال کشی**، ص۴۷۶، ش۹۰۴۔

ظہور کی علامتیں

بعض روایات اس چیز کو بیان کرتی دکھائی دیتی ہیں کہ سفیانی کا قیام اور یمانی کا خروج، حضرت حجت (علیہ السلام) کے ظہور کی محکم اور حتمی نشانیاں ہیں۔

احمد بن محمد بن ابی نصر امام رضا (علیہ السلام) سے روایت کرتے ہیں کہ آپ (علیہ السلام) نے فرمایا:

"امام (علیہ السلام) کے ظہور سے پہلے سفیانی، یمانی، مروانی اور شعیب بن صالح کو حتماً ظاہر ہونا ہے۔ پس کس طرح سے یہ شخص (محمد بن ابراہیم بن اسماعیل المعروف ابن طباطبا) اس طرح کا دعویٰ کرتا ہے؟ (یعنی مہدویّت کا دعویٰ کرتا ہے اور خود کو قائم آل محمدؑ سمجھتا ہے)"۔(۱)

---

۱ - **الغیبۃ نعمانی**، ص ۲۵۳، باب ۱۴، ما جاء فی العلامات التی تکون قبل قیامہ، ح ۱۲۔

اسی طرح سے حسن بن جہم نے امام رضا (علیہ السلام) سے عرض کی: اللہ آپ کے حق میں بھلائی کرے! وہ لوگ کہتے ہیں کہ سفیانی اس حال میں قیام کرے گا کہ سلطنتِ بنی عباس کی بساط لپٹ چکی ہو گی۔ امام (علیہ السلام) نے فرمایا: "وہ غلط بیانی کرتے ہیں۔ وہ قیام کرے گا جبکہ سلطنتِ بنی عباس ابھی تک برپا ہو گی۔ (۱)

بعض روایات سے ظاہری طور پر یہ دکھائی دیتا ہے کہ سفیانی کے خروج اور بنی عباس کی حکومت کا زمانہ ایک ہی ہے اور بعض افراد نے ان روایات کی روشنی میں ظہور سے قبل بنی عباس کی حکومت کے دوبارہ قائم ہونے کا امکان پیش کیا ہے۔ اس روایت میں بھی سفیانی سے پہلے بنی عباس کی حکومت کے قیام کا احتمال سمجھا جا سکتا ہے؛ یا یہ کہ اس خصوصیت میں سفیانی کے بارے میں بداء حاصل ہوا ہے جیسا کہ مرحوم مجلسی نے بحار الانوار میں اس کی جانب اشارہ کیا ہے۔ (۲)

۱- «عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْجَهْمِ قَالَ: قُلْتُ لِلرِّضَا (عَلَيْهِ السَّلَامُ) أَصْلَحَكَ اللهُ إِنَّهُمْ يَتَحَدَّثُونَ أَنَّ السُّفْيَانِيَّ يَقُومُ وَقَدْ ذَهَبَ سُلْطَانُ بَنِي الْعَبَّاسِ فَقَالَ كَذَبُوا إِنَّهُ لَيَقُومُ وَإِنَّ سُلْطَانَهُمْ لَقَائِمٌ»۔ **الغیبۃ نعمانی**، ص ۳۰۳، باب ۱۸، ما روی فی خروج السفیانی، ح ۱۱؛ و **بحار الانوار الجامعۃ لدرر اخبار الائمۃ الاطھار**، ج ۵۲، ص ۲۵۱، باب ۲۵، علامات ظھورہ، ح ۱۳۹۔

۲- **بحار الانوار الجامعۃ لدرر اخبار الائمۃ الاطھار**، ج ۵۲، ص ۲۵۱، باب ۲۵، علامات ظھورہ، روایت ۱۳۸ کے ذیل میں۔

ابن اسباط کہتے ہیں: میں نے امام رضا (علیہ السلام) کی خدمت میں عرض کی: میں آپ پر قربان جاؤں! ثعلبہ بن میمون، علی بن مغیرہ سے اور وہ زید قمی (زید العمی) سے روایت کرتے ہیں کہ امام زین العابدین (علیہ السلام) نے فرمایا: ”ہمارے قائم حج کے ایام میں قیام کریں گے“۔ امام رضا (علیہ السلام) نے فرمایا: ”آیا قائم، سفیانی کے خروج کے علاوہ قیام کریں گے؟ ہمارے قائم کا قیام اللہ تعالیٰ کی طرف سے حتمی ہے اور سفیانی کا آنا بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے حتمی ہے اور قائم فقط سفیانی کے خروج کے بعد ظہور کریں گے“۔ میں نے عرض کی: میں آپ پر قربان جاؤں! جو آپؑ نے فرمایا ہے کیا وہ اسی سال واقع ہو گا؟ فرمایا: ”جیسا خدا کا ارادہ ہو گا ویسا ہی ہو گا“۔ عرض کی: کیا اس سے اگلے سال؟ فرمایا: ”جیسا خدا چاہے گا ویسا ہی کرے گا“۔(۱)

ظہور کی دیگر نشانیوں میں سے ہے کہ معمر بن خلاد، امام رضا (علیہ السلام) سے روایت بیان کرتے ہیں کہ امام (علیہ السلام) نے فرمایا:

---

۱ - «قُلْتُ لَهُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ، إِنَّ ثَعْلَبَةَ بْنَ مَيْمُونٍ حَدَّثَنِي عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: «يَقُومُ قَائِمُنَا لِمُوَافَاةِ النَّاسِ سَنَةً». قَالَ: «يَقُومُ الْقَائِمُ بِلَا سُفْيَانِيٍّ! إِنَّ أَمْرَ الْقَائِمِ حَتْمٌ مِنَ اللهِ، وَ أَمْرُ السُّفْيَانِيِّ حَتْمٌ مِنَ اللهِ، وَ لَا يَكُونُ قَائِمٌ إِلَّا بِسُفْيَانِيٍّ». قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ، فَيَكُونُ فِي هَذِهِ السَّنَةِ قَالَ: «مَا شَاءَ اللهُ». قُلْتُ: يَكُونُ فِي الَّتِي يَلِيهَا قَالَ: «يَفْعَلُ اللهُ مَا يَشَاءُ». **قرب الاسناد**، ص۳۷۴، باب قرب الاسناد عن الرضا علیہ السلام، احادیث متفرقہ، ح۱۳۲۹۔

"گویا میں مصر سے بلند ہونے والے سبز پرچموں کو دیکھ
رہا ہوں جو شامات میں آتے ہیں اور فرزندِ صاحب کو
وصیتیں تحفے میں دیتے ہیں"۔(۱)

شاید ان روایات میں ان تیس مصری مومنین کی جانب اشارہ ہو جن کو روایات میں "نجباء" کہا گیا ہے۔(۲)

اسی طرح سے بعض دیگر روایات امام رضا(علیہ السلام) سے نقل ہوئی ہیں جن میں ظہور کی علامات کی جانب رہنمائی ملتی ہے، جیسے:

احمد بن محمد بن ابی نصر کہتے ہیں: میں نے امام رضا (علیہ السلام) سے سنا کہ فرمارہے تھے:

"ابنِ ابی حمزہ گمان کرتا تھا کہ جعفر کا خیال ہے کہ میرے
والد، قائمِ آلِ محمد ہیں؛ لیکن جعفر کو یہ خبر نہ تھی کہ
ظہور سے پہلے کیا واقعات رونما ہوں گے۔ خدا کی قسم!

۱-«عَنْ مُعَمَّرِبْنِ خَلَّادٍ عَنْ أَبِی الْحَسَنِ (عَلَیْهِ السَّلَامُ) قَالَ كَأَنِّی بِرَایَاتٍ مِنْ مِصْرَ مُقْبِلَاتٍ خُضْرٍ مُصَبَّغَاتٍ حَتَّی تَأْتِیَ الشَّامَاتِ فَتُهْدَی إِلَی ابْنِ صَاحِبِ الْوَصِیَّات»۔ **الارشاد فی معرفة حجج الله علی العباد**، ج۲، ص۳۷۶، باب ذکر الامام القائم، باب ذکر علامات قیام القائم۔

۲ - **الصراط المستقیم**، ج۲، ص۲۴۴، باب ۱۱، فی ما جاء فی خاتمهم، فصل ۵۔

خداوند عالم نے زبانِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس طرح بیان فرمایاہے: میں نہیں جانتا کہ مجھ پر اور تم پر کیا گزرے گی، میں فقط اس کی پیروی کرتاہوں جس کی میری طرف وحی کی جاتی ہے۔(۱)

میرے جد بزرگوار امام باقر (علیہ السلام) نے فرمایاہے: قائم (علیہ السلام) سے پہلے چار حادثات رونماہوں گے جو قائم (علیہ السلام) کے ظہور کی علامات ہوں گے۔ پھر امام رضا (علیہ السلام) نے فرمایا: تین حادثات رونما ہو چکے ہیں اور ایک حادثہ باقی ہے۔ عرض کی: ہم آپ پر قربان جائیں! ان میں سے کون سے حوادث گزر چکے ہیں؟ فرمایا: پہلا واقعہ رجب میں ہوا جب صاحب خراسان کوبر طرف کیا گیا، دوسرا واقعہ رجب میں ہوا جب ابنِ زبیدہ پر چڑھ دوڑے اور دھاوا بول دیا، تیسرا واقعہ رجب میں ہوا جب محمد بن ابراہیم نے کوفہ سے قیام کیا۔ ہم نے عرض کی: آیاان تینوں سے چوتھا رجب

---

۱ - سورہ احقاف (۴۶)، آیت ۹۔

بھی مل جائے گا؟ فرمایا: میرے جد بزرگوار امام باقر (علیہ السلام) نے ایسا ہی فرمایا ہے"۔(۱)

امام رضا (علیہ السلام) فرماتے ہیں:

"صبر سے کام لینا اور فَرَج کا انتظار کرنا کیسا ہی عمدہ کام ہے! کیا تم نے سنا ہے کہ عبدِ صالح نے کہا ہے: راہ تکتے رہو کہ میں بھی راہ تک رہا ہوں، اور منتظر رہو کہ میں بھی تمہارے ساتھ منتظرین میں سے ہوں۔ پس صبر سے کام

۱۔ «أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: «يَزْعُمُ ابْنُ أَبِي حَمْزَةَ أَنَّ جَعْفَراً زَعَمَ أَنَّ أَبِي الْقَائِمُ وَ مَا عِلْمُ جَعْفَرٍ بِمَا يَحْدُثُ مِنْ أَمْرِ اللهِ، فَوَاللهِ لَقَدْ قَالَ اللهُ تُبَارَكَ وَ تَعَالَى يَحْكِي عَنْ رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: مَا أَدْرِي مَا يُفْعَلُ بِي وَ لا بِكُمْ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحى إِلَيَّ». وَ كَانَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: «أَرْبَعَةُ أَحْدَاثٍ تَكُونُ قَبْلَ قِيَامِ الْقَائِمِ تَدُلُّ عَلَى خُرُوجِهِ، مِنْهَا أَحْدَاثٌ قَدْ مَضَى مِنْهَا ثَلَاثَةٌ وَبَقِيَ وَاحِدٌ». قُلْنَا: جُعِلْنَا فِدَاكَ، وَ مَا مَضَى مِنْهَا قَالَ: «رَجَبٌ خُلِعَ فِيهَا صَاحِبُ خُرَاسَانَ، وَ رَجَبٌ وُثِبَ فِيهِ عَلَى ابْنِ زُبَيْدَةَ، وَ رَجَبٌ خَرَجَ فِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بِالْكُوفَةِ». قُلْنَا: فَالرَّجَبُ الرَّابِعُ مُتَّصِلٌ بِهِ قَالَ: «هَكَذَا قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ». **قرب الاسناد**، ص ۳۷۴، باب قرب الاسناد عن الرضا علیہ السلام، احادیث متفرقہ، ح ۱۳۳۰۔

لو کہ نا امیدی کے وقت فَرَجِ آلِ محمد اور ظہورِ حق کو وقوع پذیر ہونا ہے؛ اور یہ بھی جان لو کہ تم سے پہلے والے لوگوں نے تم سے زیادہ صبر کیا ہے"۔

امام محمد باقر (علیہ السلام) نے بھی فرمایا ہے:

"خدا کی قسم! جو کچھ اس امت میں ہے، اس سے پہلے والی امتوں میں بھی اسی طرح سے تھا؛ اس لیے تم میں وہ سب کچھ پایا جانا چاہیے جو پہلے والوں میں تھا؛ اس طرح سے کہ اگر تم کسی خاص انداز سے زندگی گزارتے تھے، تو یہ پہلے والوں کے طور طریقے کے برخلاف تھا۔ اگر علماء کو رازدار افراد میسر آجاتے تو وہ بہت سے حقائق اور اسرار کو بیان کرتے اور حکمتوں کو عام کرتے؛ لیکن خدا نے تمہیں راز فاش کرنے والا بنا کر تمہاری آزمائش کی ہے۔ تم ایسے لوگ ہو جو دل سے ہمیں دوست رکھتے ہو، لیکن تمہارا عمل اس کے خلاف ہے۔ خدا کی قسم! تمہارے ساتھیوں کا اختلاف ختم نہیں ہو گا، اور اسی وجہ سے آپ کے صاحب (امام زمانہ علیہ السلام) پردے میں ہوں

گے۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ صبر سے کام نہیں لیتے تا کہ
خداوند عالم اسے لے آئے جس کو تم چاہتے ہو؟ یہ امر
(یعنی ظہور) لوگوں کی خواہشوں کے مطابق انجام نہیں
پائے گا، بلکہ یہ امرِ الٰہی ہے اور اسی کی مشیت سے وابستہ
ہے۔ تمہارے لیے ضروری ہے کہ صبر کرو! ہمیشہ وہ
لوگ جو کسی کام کا موقع ہاتھ سے ضائع ہو جانے سے
ڈرتے ہیں، اس کام میں جلدی کرتے ہیں"۔(۱)

۱- «۔۔۔ فَقَالَ: «مَا أَحْسَنَ الصَّبْرَ وَانْتِظَارَ الْفَرَجِ! أَمَا سَمِعْتَ قَوْلَ الْعَبْدِ الصَّالِحِ: ارْتَقِبُوا إِنِّي مَعَكُمْ رَقِيبٌ فَانْتَظِرُوا إِنِّي مَعَكُمْ مِنَ الْمُنْتَظِرِينَ فَعَلَيْكُمْ بِالصَّبْرِ فَإِنَّهُ إِنَّمَا يَجِيءُ الْفَرَجُ عَلَى الْيَأْسِ، وَ قَدْ كَانَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ أَصْبَرَ مِنْكُمْ. وَ قَدْ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: هِيَ وَ اللهِ السُّنَنُ، الْقُذَّةُ بِالْقُذَّةِ وَ مِشْكَاةٌ بِمِشْكَاةٍ، وَ لَا بُدَّ أَنْ يَكُونَ فِيكُمْ مَا كَانَ فِي الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ، وَ لَوْ كُنْتُمْ عَلَى أَمْرٍ وَاحِدٍ كُنْتُمْ عَلَى غَيْرِ سُنَّةِ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ، وَ لَوْ أَنَّ الْعُلَمَاءَ وَجَدُوا مَنْ يُحَدِّثُونَهُمْ وَ يَكْتُمُ سِرَّهُمْ لَحَدَّثُوا وَ لَبَيَّنُوا الْحِكْمَةَ، وَ لَكِنْ قَدِ ابْتَلَاكُمُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِالْإِذَاعَةِ، وَ أَنْتُمْ قَوْمٌ تُحِبُّونَّا بِقُلُوبِكُمْ وَ يُخَالِفُ ذَلِكَ فِعْلُكُمْ، وَ اللهِ مَا يَسْتَوِي اخْتِلَافُ أَصْحَابِكَ، وَ لِهَذَا سُتِرَ عَلَى صَاحِبِكُمْ لِيُقَالَ مُخْتَلِفِينَ، مَا لَكُمْ لَا تَمْلِكُونَ أَنْفُسَكُمْ وَ تَصْبِرُونَ حَتَّى يَجِيءَ اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى بِالَّذِي تُرِيدُونَ إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ لَيْسَ يَجِيءُ عَلَى مَا يُرِيدُ النَّاسُ، إِنَّمَا هُوَ أَمْرُ اللهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى وَ قَضَاؤُهُ وَ الصَّبْرُ، وَ إِنَّمَا

ایک اور روایت میں امام رضا (علیہ السلام) فرماتے ہیں:

"جب تمہارا عَلَم تمہارے پسِ پشت سے ظاہر ہو جائے گا تو اپنے قدموں کے نیچے سے فَرَج کی توقع رکھنا (یعنی قدموں میں موجود چیز کی مانند فَرَج تم سے نزدیک ہو جائے گی، م)"۔(۱)

اسحاق بن صباح امام رضا (علیہ السلام) سے نقل کرتے ہیں کہ امام (علیہ السلام) نے فرمایا:

"یہ امر (ولایت) عنقریب اس شخص تک پہنچے گا، جس کا نام فراموش کیا جاچکا ہے"۔(۲)

يَجْعَلُ مَنْ يَخَافُ الْفَوْتَ»۔ **قرب الاسناد**، ص ۳۸۰، باب قرب الاسناد عن الرضا علیه السلام، احادیث متفرقہ، ح ۱۳۴۳۔

۱ - «إِذَا رُفِعَ عَلَمُكُمْ مِنْ بَيْنِ أَظْهُرِكُمْ فَتَوَقَّعُوا الْفَرَجَ مِنْ تَحْتِ أَقْدَامِكُم» ۔ **کتاب الغیبۃ نعمانی**، ص ۱۸۷، باب ۱۰، ما روی فی غیبۃ الامام، الفصل الرابع، ح ۳۹۔

۲ - «إِنَّ هَذَا سَيُفْضِي إِلَى مَنْ يَكُونُ لَهُ الْحَمْلُ [الْخَمْلُ] » ۔ **کتاب الغیبۃ نعمانی**، ص ۳۲۳، باب ۲۳، ما جاء فی ذکر سنّ الامام القائم، ح ۴۔ علامہ مجلسی اس روایت کی وضاحت میں فرماتے ہیں:

محمد بن ابی نصر کہتے ہیں: امام رضا (علیہ السلام) نے فرمایا:

"اللہ کی قسم! جس چیز پر تم نظریں جمائے ہوئے ہو، وہ واقع نہیں ہو گی مگر اس کے بعد کہ تمہیں پرکھ کر ایک دوسرے سے الگ کر لیا جائے گا، تمہارا امتحان لے لیا جائے گا اور چند ایک کے سوا تم میں سے کوئی نہیں رہ جائے گا۔ خداوند عالم فرماتا ہے: کیا تم لوگوں نے یہ خیال کر رکھا ہے کہ یونہی (بغیر آزمائش کے) چھوڑ دیے جاؤ گے؟ حالانکہ اللہ نے ابھی یہ بھی نہیں دیکھا ہے کہ تم میں سے کون جہاد کرتا ہے اور ثابت قدم رہتا ہے"؟(۱)

"احتمال ہے کہ اصل روایت میں "الخبل" کا لفظ ہو، لیکن اس کا نقطہ حذف ہو گیا ہے"۔ کتاب **الغیبۃ** میں مندرجہ بالا حوالے کے حاشیہ نمبر ۲ کی طرف رجوع کیجئے۔

۱- «أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ قَالَ أَبُو الْحَسَنِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) أَمَا وَ اللهِ لَا يَكُونُ الَّذِي تَمُدُّونَ إِلَيْهِ أَعْيُنَكُمْ حَتَّى تُمَيَّزُوا أَوْ تُمَحَّصُوا حَتَّى لَا يَبْقَى مِنْكُمْ إِلَّا الْأَنْدَرُ ثُمَّ تَلَا «أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تُتْرَكُوا وَ لَمَّا يَعْلَمِ اللهُ الَّذِينَ جاهَدُوا مِنْكُمْ» «وَ يَعْلَمَ الصَّابِرِين» »۔ **الغیبۃ شیخ طوسی**، ص۳۳۶، الفصل الخامس فی ذکر العلۃ المانعۃ من ظهور الحجۃ، ح۲۸۳۔

ایک شخص نے امام رضا (علیہ السلام) سے فَرَج کے بارے میں سوال کیا۔ حضرت نے فرمایا: تم کیا چاہتے ہو؟ تفصیل سے بیان کروں یا مُجمَل و مختصر؟ عرض کی کہ مختصر بیان فرمایئے۔ حضرت نے فرمایا:

"جب مصر میں قبیلۂ قیس کے پرچم، اور خراسان میں کندہ کے پرچم حرکت میں آجائیں گے، وہ فَرَج کا وقت ہو گا"۔(۱)

امام رضا (علیہ السلام) فرماتے ہیں:

"ایک ایسا آشوب بپا ہو گا جس میں ہمارے زیرک و محتاط لوگ گرفتار ہوں گے، یہ آشوب اس زمانے میں بپا ہو گا جب ہمارے شیعہ میرے تیسرے فرزند کو کھو بیٹھیں گے؛ اہلِ آسمان و زمین اس پر گریہ کریں گے۔ ماں باپ

---

۱ - «عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْجَهْمِ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ أَبَا الْحَسَنِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) عَنِ الْفَرَجِ فَقَالَ مَا تُرِيدُ الْإِكْثَارَ أَوْ أُجْمِلُ لَكَ فَقَالَ أُرِيدُ تُجْمِلُهُ لِي فَقَالَ إِذَا تَحَرَّكَتْ رَايَاتُ قَيْسٍ بِمِصْرَ وَ رَايَاتُ كِنْدَةَ بِخُرَاسَانَ أَوْ ذَكَرَ غَيْرَ كِنْدَةَ» ۔ **الغیبۃ شیخ طوسی**، ص۴۴۸، الفصل السابع، ذکر بعض الشبہات، ح۴۴۹۔

اس پر قربان جائیں! وہ میرے جد بزرگوار کا ہم نام، مجھ
سے اور موسیٰ بن عمران سے مشابہت رکھنے والا ہو گا۔
اُس پر نور کے ہالے ہوں گے جو نورِ قدس کا پرتو ہوں
گے۔ کتنے زیادہ مؤمنین اس آبِ زلال (امام مہدی علیہ
السلام) کو کھو دینے پر پریشان، تشنہ اور غمگین ہوں گے!
گویا ان کو میں ایسی نا امیدی میں دیکھ رہا ہوں کہ ان کو
صدا دی جائے گی جو دور و نزدیک سے یکساں سنائی دے
گی، وہ مومنین کے لیے رحمت اور کافروں پر عذاب
ہے"۔(۱)

---

۱ - «عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا (عَلَيْهِ السَّلَامُ) قَالَ: قَالَ لِي لَا بُدَّ مِنْ فِتْنَةٍ صَمَّاءَ صَيْلَمٍ يَسْقُطُ فِيهَا كُلُّ بِطَانَةٍ وَ وَلِيجَةٍ وَ ذَلِكَ عِنْدَ فِقْدَانِ الشِّيعَةِ الثَّالِثَ مِنْ وُلْدِي يَبْكِي عَلَيْهِ أَهْلُ السَّمَاءِ وَ أَهْلُ الْأَرْضِ وَ كُلُّ حَرَّى وَ حَرَّانَ وَ كُلُّ حَزِينٍ وَ لَهْفَانَ ثُمَّ قَالَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) بِأَبِي وَ أُمِّي سَمِيُّ جَدِّي ص وَ شَبِيهِي وَ شَبِيهُ مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) عَلَيْهِ جُيُوبُ النُّورِ يَتَوَقَّدُ مِنْ شُعَاعِ ضِيَاءِ الْقُدُسِ يَحْزَنُ لِمَوْتِهِ أَهْلُ الْأَرْضِ وَ السَّمَاءِ كَمْ مِنْ حَرَّى مُؤْمِنَةٍ وَ كَمْ مِنْ مُؤْمِنٍ مُتَأَسِّفٍ حَرَّانَ حَزِينٍ عِنْدَ فِقْدَانِ الْمَاءِ الْمَعِينِ كَأَنِّي بِهِمْ آيِسٌ مَا كَانُوا قَدْ نُودُوا نِدَاءً

امام رضا (علیہ السلام) فرماتے ہیں:

”جو پارسا (اور گناہوں سے دور بھاگنے والا) نہ ہو، وہ دین دار نہیں ہے؛ اور جو تقیہ کا حامل نہ ہو، وہ صاحبِ ایمان نہیں ہے۔ اللہ کے نزدیک زیادہ گرامی قدر اور بڑائی کا حامل وہ شخص ہے، جو زیادہ تقیہ پر عمل کرنے والا ہو“۔

سوال کیا گیا: اے فرزندِ رسول اللہ! کب تک؟ فرمایا: ”وقتِ معلوم کے دن تک، جو قائمِ اہلبیت (علیہم السلام) کے خروج کا دن ہے۔ جو ہمارے قائم (علیہ السلام) کے خروج سے پہلے تقیہ کو ترک کرے گا، وہ ہم میں سے نہیں“۔ عرض کی گئ: اے فرزندِ رسول اللہ! آپ اہلبیت (علیہم السلام) کے قائم (علیہ السلام) کون ہیں؟ فرمایا:

يَسْمَعُ مَنْ بَعُدَ كَمَا يَسْمَعُ مَنْ قَرُبَ يَكُونُ رَحْمَةً عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَ عَذَاباً عَلَى الْكَافِرِين »۔ **کمال الدین وتمام النعمۃ**، ج ۲، ص ۴۰۲، باب ما روی عن الرضا علیہ السلام، ح ۳۔

"وہ میری نسل سے میرا چوتھا چشم و چراغ ہے، ملکۂ کنیز اس کا فرزند ہے۔ خداوندِ متعال اس کے ذریعے سے زمین کو ہر ستم سے پاک کرے گا اور ہر ظلم سے منزہ فرمائے گا۔ یہ وہ ہے جس کی ولادت کے بارے میں لوگ شک کریں گے؛ یہ وہ ہے جس کے خروج سے قبل اس کی غیبت ہے؛ اور جب وہ خروج کرے گا تو زمین اس کے نور سے منور ہو جائے گی۔۔۔ اس کے لیے زمین لپیٹی جائے گی اور اس کے لیے سایہ نہیں ہو گا۔ آسمان سے ایک پکارنے والا اس کا نام لے کر پکارے گا؛ وہ اس طرح سے دعوت دے گا کہ تمام اہل زمین اس کی آواز کو سنیں گے۔ وہ کہے گا: آگاہ ہو جاؤ کہ حجتِ خدا، خانۂ خدا میں ظاہر ہو گیا ہے، اس کی پیروی کرو، حق اس کے ساتھ اور اسی میں ہے۔ اور یہ خداوند متعال کا وہی قول ہے جس میں فرمایا گیا ہے: اگر ہم چاہیں تو ان کے لیے آسمان سے

ایک آیت نازل کریں، تاکہ ان کی گردنیں اس آیت
کے آگے جھک جائیں(۱)"۔(۲)

دعبل خزاعی کہتا ہے: میں نے اپنا کہا ہوا ایک قصیدہ اپنے مولا امام رضا(علیہ السلام) کی خدمت میں پڑھا؛ قصیدہ اس بیت سے شروع ہوتا ہے:

۱-**الشعراء**، آیت ۴۔

۲ - «قَالَ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا (عَلَيْهِ السَّلَامُ) لَا دِينَ لِمَنْ لَا وَرَعَ لَهُ وَ لَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا تَقِيَّةَ لَهُ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللهِ أَعْمَلُكُمْ بِالتَّقِيَّةِ فَقِيلَ لَهُ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ إِلَى مَتَى قَالَ إِلَى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ وَ هُوَ يَوْمُ خُرُوجِ قَائِمِنَا أَهْلَ الْبَيْتِ فَمَنْ تَرَكَ التَّقِيَّةَ قَبْلَ خُرُوجِ قَائِمِنَا فَلَيْسَ مِنَّا-فَقِيلَ لَهُ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ وَ مَنِ الْقَائِمُ مِنْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ قَالَ الرَّابِعُ مِنْ وُلْدِي ابْنُ سَيِّدَةِ الْإِمَاءِ يُطَهِّرُ اللهُ بِهِ الْأَرْضَ مِنْ كُلِّ جَوْرٍ وَ يُقَدِّسُهَا مِنْ كُلِّ ظُلْمٍ وَ هُوَ الَّذِي يَشُكُّ النَّاسُ فِي وِلَادَتِهِ وَ هُوَ صَاحِبُ الْغَيْبَةِ قَبْلَ خُرُوجِهِ فَإِذَا خَرَجَ أَشْرَقَتِ الْأَرْضُ بِنُورِهِ وَ وَضَعَ مِيزَانَ الْعَدْلِ بَيْنَ النَّاسِ فَلَا يَظْلِمُ أَحَدٌ أَحَداً وَ هُوَ الَّذِي تُطْوَى لَهُ الْأَرْضُ وَ لَا يَكُونُ لَهُ ظِلٌّ وَ هُوَ الَّذِي يُنَادِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ يَسْمَعُهُ جَمِيعُ أَهْلِ الْأَرْضِ بِالدُّعَاءِ إِلَيْهِ يَقُولُ أَلَا إِنَّ حُجَّةَ اللهِ قَدْ ظَهَرَ عِنْدَ بَيْتِ اللهِ فَاتَّبِعُوهُ فَإِنَّ الْحَقَّ مَعَهُ وَ فِيهِ وَ هُوَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ إِنْ نَشَأْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِنَ السَّماءِ آيَةً فَظَلَّتْ أَعْناقُهُمْ لَها خاضِعِينَ» ۔**کمال الدین و تمام النعمۃ**، ج ۲، ص ۴۰۳، باب ما روی عن الرضا علیہ السلام، ح ۵، **سورہ شعراء**، آیت ۴۔

مَدَارِسُ آيَاتٍ خَلَتْ مِنْ تِلَاوَةٍ

وَ مَنْزِلُ وَحْيٍ مُقْفِرُ الْعَرَصَاتِ

آیات کے مرکز تلاوت سے خالی ہو چکے ہیں؛ اور منزلِ وحی کے وسیع میدان، بے آب و گیاہ بیابان بن گئے ہیں۔

جب میرا قصیدہ یہاں پہنچا:

خُرُوجُ إِمَامٍ لَا مَحَالَةَ خَارِجٌ

يَقُومُ عَلَى اسْمِ اللهِ وَالْبَرَكَاتِ

يُمَيِّزُ فِينَا كُلَّ حَقٍّ وَبَاطِلٍ

وَيُجْزِي عَلَى النَّعْمَاءِ وَالنَّقِمَاتِ

اس امام کا ظہور، جس کو یقیناً آنا ہے، اور خدا کے نام اور
اس کی برکات سے وہ قیام کرے گا۔ تا کہ ہمارے
درمیان ہر حق کو باطل سے جدا کرے اور ہر نعمت و
نِقمت کی جزاء دے۔

تو امام رضا(علیہ السلام) نے شدت سے گریہ کیا، پھر اپنا سر مبارک بلند کر کے فرمایا:

اے خزاعی! روح القدس نے ان اشعار کو تمہاری زبان
پر جاری کیا ہے۔ آیا تم جانتے ہو کہ یہ امام کون ہے؟
عرض کی: نہیں اے میرے مولا! فقط سنا ہے کہ آپ
میں سے ایک امام خروج کریں گے اور زمین کو فساد سے
پاک کر کے اس طرح عدل سے بھر دیں گے جیسے وہ ستم
سے بھر چکی ہو گی۔

فرمایا:

اے دعبل! میرے بعد میرے فرزند "محمد (علیہ
السلام)" امام ہیں، ان کے بعد ان کے فرزند "علی (علیہ
السلام)" امام ہیں، بعد از آں ان کے فرزند "حسن (علیہ

السلام)" امام ہیں، اور "حسن (علیہ السلام)" کے بعد ان کے فرزند "حجتِ قائم (علیہ السلام)" امام ہیں کہ جنکی غیبت میں ان کا انتظار کیا جائے گا، اور ان کے ظہور کے بعد ان کی اطاعت کی جائے گی۔ اگرچہ دنیا کا ایک دن ہی باقی ہو، خداوند متعال اس دن کو طولانی کر دے گا تا کہ وہ خروج کریں اور زمین کو اس طرح عدل سے بھر دیں، جس طرح وہ ستم سے بھر چکی ہو گی۔

رہا یہ سوال کہ یہ ظہور کب ہو گا؟ تو یہ وقت کی خبر دینا ہے۔ میرے والد گرامی نے اپنے آباء طاہرین (علیہم السلام) سے نقل کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ اے پیغمبر گرامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ کے فرزند قائم (علیہ السلام) کب ظہور کریں گے؟ تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (سورۂ اعراف کی آیت ۱۸۷ سے استفادہ کرتے ہوئے) فرمایا:

قیامت کے وقت کو اللہ کے سوا کوئی ظاہر نہیں کر سکتا، (قیامت کا واقع ہونا) آسمانوں اور زمین کا بڑا بھاری حادثہ ہو گا جو اچانک تم پر آ جائے گا۔(۱)

۱۔ **کمال الدین وتمام النعمۃ**، ج۲، ص۴۰۴، باب ما روی عن الرضا علیہ السلام، ح۶۔

ظالموں اور ظلم کی تائید کرنے والوں کے ساتھ طرزِ عمل

ابو صلت ہروی کہتے ہیں: میں نے امام رضا (علیہ السلام) سے عرض کی: اے فرزندِ رسول خدا ﷺ! امام جعفر صادق (علیہ السلام) کی اس روایت کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں جس میں مولا نے فرمایا: جب حضرت قائم (علیہ السلام) خروج کریں گے، قاتلانِ امام حسین (علیہ السلام) کی اولاد کو اپنے آباء و اجداد کے کردار کی وجہ سے قتل کریں گے؟ امام (علیہ السلام) نے فرمایا کہ حقیقت یہی ہے۔ عرض کی: پھر قرآن مجید کی اس آیت کا کیا معنی ہے: ''کوئی شخص کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا''؟ امام (علیہ السلام) نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے تمام اقوال میں سچا ہے؛ جب کہ قاتلانِ امام حسین (علیہ السلام) کی اولاد اگر اپنے آباء کے کردار سے راضی ہو اور ان کے کاموں پر فخر کرے، تو گویا وہ بھی قاتلانِ امام حسین (علیہ السلام) ہیں۔ اگر مشرق میں کوئی شخص قتل کر دیا جائے اور مغرب میں کوئی اس کام پر راضی ہو، تو یہ شخص بھی خداوندِ متعال کی نگاہ میں اس قتل میں شریک ہے۔ اور اگر یہ لوگ اپنے آباء کے کردار سے راضی ہوں گے تو حضرتِ قائم (علیہ السلام) ان سے قصاص لیں گے۔ میں نے امام (علیہ السلام) سے عرض کی: امام قائم (علیہ السلام) کس وجہ سے پہلے ایسے لوگوں سے قصاص لیں گے؟

فرمایا: قائم (علیہ السلام) بنی شیبہ سے آغاز کریں گے اور ان کے ہاتھ قطع کریں گے، چونکہ یہ بیت اللہ کے چور ولٹیرے ہیں۔(۱)

۱۔ **علل الشرائع**، ج۱، ص۲۲۹، جزء۱، باب ۱۶۴، علۃ التی من اجلھا یقتل القائم علیہ السلام ذراری قتلۃ الحسین علیہ السلام۔

امیر المؤمنین (علیہ السلام) اور گیارہ اماموں (علیہم السلام) کی اطاعت

اس مقام پر آئمہ اثنا عشر (علیہم السلام) کی اطاعت کے بارے میں امام رضا(علیہ السلام) کے نورانی کلام کی جانب اشارہ کریں گے۔

امام رضا (علیہ السلام) اپنے آباء طاہرین (علیہم السلام) کے واسطے سے رسول الل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں:

”جو بھی چاہتا ہے کہ میرے دین کو مضبوطی سے تھام لے اور میرے بعد کشتیِ نجات پر سوار ہو، وہ علی بن ابی طالب (علیہما السلام) کی پیروی کرے، ان کے دشمن کو دشمن، اور ان کے دوست کو دوست رکھے، اور امامت کے منصب پر فائز ان کے فرزندوں کی اطاعت کرے۔ جان لو کہ یہی میرے جانشین، میرے اوصیاء اور میرے بعد لوگوں پر خدا کی حجت ہیں۔ وہ میری امت کے بہترین فرد اور مؤمنوں کو بہشت میں لے جانے والے

ہیں۔ ان کا لشکر میرا اور خدا کا لشکر ہے، اور ان کے
دشمنوں کا لشکر، شیطان کا لشکر ہے"۔(١)

---

١ - **امالی شیخ صدوق**، ص٣٦، مجلس٥، ح٥۔

حضرت خضر (علیہ السلام) ، مونسِ امام مہدی (علیہ السلام)

امام رضا(علیہ السلام)نے فرمایا:

”حضرت خضر (علیہ السلام) نے آبِ حیات پیا ہے، اس لیے صور پھونکے جانے تک زندہ ہیں۔ وہ ہمارے پاس آتے ہیں اور ہمیں سلام کرتے ہیں۔ ہم ان کی آواز سنتے ہیں، لیکن خود ان کو نہیں دیکھتے۔ جہاں ان کا ذکر کیا جائے، وہ حاضر ہو جاتے ہیں۔ جب بھی تم ان کا ذکر کرو، تو ان پر سلام کرو۔ خضر (علیہ السلام) حج کے زمانے میں حاضر ہوتے ہیں اور حج کے تمام اعمال انجام دیتے ہیں۔ وہ عرفہ میں کھڑے ہوتے ہیں اور مؤمنین کی دعاؤں کی استجابت و قبولیت کے لیے آمین کہتے ہیں۔ عنقریب خدا وندِ متعال غیبت کے دوران ہمارے قائم (علیہ السلام) کی وحشت و تنہائی کو ان (خضر علیہ السلام) کے ساتھ انس

پیدا کر کے بر طرف فرمائے گا اور قائم (علیہ السلام) کی
تنہائی کو خضر (علیہ السلام) کی رفاقت میں بدل دے
گا"۔(۱)

---

۱ - « الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلِيَّ بْنَ مُوسَى الرِّضَا (عَلَيْهِ السَّلَامُ) يَقُولُ إِنَّ الْخَضِرَ ع شَرِبَ مِنْ مَاءِ الْحَيَاةِ فَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ حَتَّى يُنْفَخَ فِي الصُّورِ وَ إِنَّهُ لَيَأْتِينَا فَيُسَلِّمُ فَنَسْمَعُ صَوْتَهُ وَ لَا نَرَى شَخْصَهُ وَ إِنَّهُ لَيَحْضُرُ حَيْثُ مَا ذُكِرَ فَمَنْ ذَكَرَهُ مِنْكُمْ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ وَ إِنَّهُ لَيَحْضُرُ الْمَوْسِمَ كُلَّ سَنَةٍ فَيَقْضِي جَمِيعَ الْمَنَاسِكِ وَ يَقِفُ بِعَرَفَةَ فَيُؤَمِّنُ عَلَى دُعَاءِ الْمُؤْمِنِينَ وَ سَيُؤْنِسُ اللَّهُ بِهِ وَحْشَةَ قَائِمِنَا فِي غَيْبَتِهِ وَ يَصِلُ بِهِ وَحْدَتَه »۔ **کمال الدین و تمام النعمۃ**، ج۲، ص۴۲۱، ذیل باب۶، ما روی عن الامام العسکری علیہ السلام، عنوان ما روی من حدیث خضر علیہ السلام، ح۴؛ نیز: **الدر النظیم**، ص۷۵۹، باب۱۴، فی ذکر الحجۃ صاحب الزمان (الفاظ میں تھوڑے سے اختلاف کے ساتھ)۔

حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے سپاہی اور ساتھی

اس موضوع سے متعلق بھی امام رضا(علیہ السلام) سے روایات نقل ہوئی ہیں جن کی روشنی میں درج ذیل گروہوں کو امام مہدی (علیہ السلام) کے مددگاروں کے طور پر شمار کیا جاسکتا ہے:

ا۔ ملائک

ریان بن شبیب کہتے ہیں: ماہ محرم کی پہلی تاریخ کو امام رضا (علیہ السلام) کی خدمت میں حاضر ہوا، حضرت (علیہ السلام) نے فرمایا:

> "امام حسین (علیہ السلام) کی نصرت کے لیے آسمان سے چار ہزار فرشتے زمین پر نازل ہوئے۔ امام عالی مقام نے ان کو اذنِ جہاد نہ دیا۔ وہ ملائکہ امام (علیہ السلام) کی قبرِ مطہر پر بال بکھرائے اور غبار آلود حالت میں ہیں، یہاں تک کہ قائم آل محمد (علیہم السلام) ظہور کریں گے اور یہ فرشتے امام (علیہ السلام) کے مددگاروں میں سے

ہوں گے، اس دن ان کا شعار "یا لثارات الحسین" ہو
گا"۔(۱)

۲۔ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام)

حسن بن جہم کہتے ہیں: ایک دن مامون کی مجلس میں پہنچا؛ امام رضا (علیہ السلام) بھی وہاں تشریف فرما تھے۔ علمائے علم کلام اور مختلف فرقوں اور گروہوں کے فقہاء بھی اس مجلس میں موجود تھے۔۔۔ مامون نے امام رضا (علیہ السلام) سے پوچھا: آپ رَجعَت کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ امام (علیہ السلام) نے فرمایا:

" رَجعَت حق ہے اور یہ پہلے والی امتوں میں بھی رہی ہے۔ قرآن مجید نے بھی رَجعَت کی جانب اشارہ کیا ہے۔ رسول خدا ﷺ نے بھی فرمایا ہے: جو واقعات سابقہ

---

۱ - «وَلَقَدْ نَزَلَ إِلَى الْأَرْضِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ أَرْبَعَةُ آلَافٍ لِنَصْرِهِ فَوَجَدُوهُ قَدْ قُتِلَ فَهُمْ عِنْدَ قَبْرِهِ شُعْثٌ غُبْرٌ إِلَى أَنْ يَقُومَ الْقَائِمُ فَيَكُونُونَ مِنْ أَنْصَارِهِ وَ شِعَارُهُمْ يَا لَثَارَاتِ الْحُسَيْنِ »۔ **امالي صدوق**، ص۲۰٦، مجلس ۲۷، ح۵؛ و **عیون أخبار الرضا علیه السلام**، ج۱، ص۲۹۹، باب ۲۸، فيما جاء عن الإمام علی بن موسى ع من الأخبار المتفرقة۔

امتوں میں پیش آئے ہیں، اس امت میں بھی بغیر کسی کمی بیشی اور فرق کے رونما ہوں گے"۔

امام رضا (علیہ السلام) نے فرمایا:

"جب میرے فرزند مہدی (علیہ السلام) خروج کریں گے، عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) نازل ہوں گے اور ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔ اسلام کا آغاز غریبانہ انداز میں (اجنبیت میں) ہوا اور غریبانہ انداز ہی میں واپس پلٹے گا، اور خوشبخت وسعید اور کامیاب ہوں غرباء(۱)"!

پوچھا گیا: اے رسول اللہ ﷺ! اس کے بعد کیا ہو گا؟ فرمایا: "حق اپنے اہل کی طرف پلٹ آئے گا"۔(۲)

۱۔ یعنی ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ بشری قوانین کے سامنے اسلام کے قوانین اس طرح سے پسِ پُشت ڈال دیے جائیں گے، جیسے ابتداء میں لوگ ان سے بے خبر تھے۔ ایسے میں خوش قسمت اور سعادت مند ہوں گے ان قوانین پر عمل کرنے والے (غرباء)۔ واللہ اعلم۔ (مترجم)

۲ - «عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْجَهْمِ قَالَ: حَضَرْتُ مَجْلِسَ الْمَأْمُونِ يَوْماً وَعِنْدَهُ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا (عَلَيْهِ السَّلَامُ) وَ قَدِ اجْتَمَعَ الْفُقَهَاءُ وَ أَهْلُ الْكَلَامِ مِنَ الْفِرَقِ الْمُخْتَلِفَةِ۔۔۔ فَقَالَ الْمَأْمُونُ يَا أَبَا الْحَسَنِ فَمَا تَقُولُ فِي الرَّجْعَةِ فَقَالَ الرِّضَا ع إِنَّهَا لَحَقٌّ قَدْ كَانَتْ فِي الْأُمَمِ السَّالِفَةِ وَ نَطَقَ بِهِ الْقُرْآنُ وَ قَدْ

صفوان بن یحییٰ کہتے ہیں: امام رضا (علیہ السلام) نے رجعت کے بارے میں فرمایا:

"طبعی موت کے ذریعے اس دنیا سے رخصت ہونے والے مؤمنین جب واپس پلٹیں گے تو طبعی موت کی بجائے قتل کیے جائیں گے (یعنی شہادت کے مرتبے پر فائز ہوں گے)؛ اور جو مؤمنین رجعت سے پہلے قتل کیے گئے ہوں گے، جب وہ رجعت میں واپس آئیں گے تو طبیعی موت کے ذریعے اس دنیا سے رخصت ہوں گے"۔(۱)

قَالَ رَسُولُ اللهِ ص يَكُونُ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ كُلُّ مَا كَانَ فِي الْأُمَمِ السَّالِفَةِ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ وَ الْقُذَّةِ بِالْقُذَّةِ قَالَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) إِذَا خَرَجَ الْمَهْدِيُّ مِنْ وُلْدِي نَزَلَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) فَصَلَّى خَلْفَهُ وَ قَالَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) إِنَّ الْإِسْلَامَ بَدَأَ غَرِيباً وَ سَيَعُودُ غَرِيباً فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ ثُمَّ يَكُونُ مَا ذَا قَالَ ثُمَّ يَرْجِعُ الْحَقُّ إِلَى أَهْلِه»۔ **عیون اخبار الرضا علیہ السلام**، ج ۲، ص ۲۰۰-۲۰۲، باب ۴۶، ما جاء عن الرضا علیه السلام فی وجه دلائل الائمة، ح ۱؛ و **بحار الانوار**، ج ۲۵، ص ۱۳۵، تتمة کتاب الامامة، ابواب علامات الامام و صفاته، باب ۴، جامع فی صفات الامام، ح ۶۔

۱ – "عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا (عَلَيْهِ السَّلَامُ) قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ فِي الرَّجْعَةِ: «مَنْ مَاتَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ قُتِلَ، وَ مَنْ قُتِلَ مِنْهُمْ مَاتَ»"۔ **مختصر بصائر الدرجات**، ص ۶۹، باب

مکتبِ اہلبیتؑ کے نزدیک رجعت ثابت شدہ اعتقادات اور ضروریات میں سے ہے۔ جو مطالب روایات میں بیان ہوئے ہیں، ان کی بنیاد پر آئمہ (علیہم السلام)، بعض مؤمنین، کفار، اور ایمانِ محض اور کفرِ محض کے حامل افراد رجعت کریں گے؛ لیکن بعض تفصیلات، جیسے یہ کہ طبیعی موت کے ذریعے دنیا سے رخصت ہونے والے مؤمنین رجعت میں شہید ہوں گے اور۔۔۔، اگر معتبر سند کی حامل ہوں تو ضرور ان کو قبول کیا جائے گا۔

الکرات و حالاتها و ما جاء فیها، ح۶۳؛ و**بحار الانوار**، ج۵۳، ص۶۶، تتمة کتاب تاریخ الامام الثانی عشر، باب الرجعة، ح۵۹۔

سختیوں اور مشکلات میں امام مہدی (علیہ السلام) سے توسُّل

سید بن طاؤوس، یونس بن بکیر سے نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں: اپنے مولا امام رضا(علیہ السلام) سے خواہش ظاہر کی کہ سختیوں اور مشکلات میں پڑھنے کے لیے دعا کی تعلیم دیجیے۔ امام رضا(علیہ السلام) نے مجھ سے فرمایا:

"جو کچھ تمھیں لکھ کر دوں، بخوبی اس کی حفاظت کرو اور اس کو ہر سختی اور مشکل میں پڑھو تا کہ تمہاری حاجت پوری ہو جائے، اور جس چیز کی آرزو کرو، وہ تمھیں عطاء کی جائے"؛ پھر مولا(علیہ السلام) نے یہ دعا تحریر فرمائی:

«بِسْمِ اللهِ الرَّحْمنِ الرَّحِيمِ اللَّهُمَ إِنَ ذُنُوبِي وَ كَثْرَتَهَا قَدْ أَخْلَقَتْ وَجْهِي عِنْدَكَ۔۔۔ اللَّهُمَّ وَ قَدْ أَصْبَحْتُ يَوْمِي هَذَا لَا ثِقَةَ لِي وَ لَا رَجَاءَ وَ لَا لَجَأَ وَ لَا مَفْزَعَ وَ لَا مَنْجَى غَيْرُ مَنْ تَوَسَّلْتُ بِهِمْ إِلَيْكَ۔ مُتَقَرِّباً إِلَى رَسُولِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ ثُمَّ عَلِيٍّ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَ الزَّهْرَاءِ سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ وَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ وَ عَلِيٍّ وَ مُحَمَّدٍ وَ جَعْفَرٍ وَ مُوسَى وَ عَلِيٍّ وَ مُحَمَّدٍ وَ عَلِيٍّ وَ الْحَسَنِ وَ مَنْ

بَعْدَهُمْ يُقِيمُ الْمَحَجَّةَ إِلَى الْحُجَّةِ الْمَسْتُورَةِ مِنْ وُلْدِهِ الْمَرْجُوِّ لِلْأُمَّةِ مِنْ بَعْدِهِ اللَّهُمَّ فَاجْعَلْهُمْ فِي هَذَا الْيَوْمِ وَ مَا بَعْدَهُ حِصْنِي مِنَ الْمَكَارِهِ وَ مَعْقِلِي مِنَ الْمَخَاوِفِ وَ نَجِّنِي بِهِمْ مِنْ كُلِّ عَدُوٍّ وَ طَاغٍ وَ بَاغٍ وَ فَاسِقٍ وَ مِنْ شَرِّ مَا أَعْرِفُ وَ مَا أُنْكِرُ وَ مَا اسْتَتَرَ عَنِّي وَ مَا أَبْصُرُ وَ مِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ رَبِّي آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا۔ إِنَّكَ عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ اللَّهُمَّ بِتَوَسُّلِي بِهِمْ إِلَيْكَ وَ تَقَرُّبِي بِمَحَبَّتِهِمْ وَ تَحَصُّنِي بِإِمَامَتِهِمْ افْتَحْ عَلَيَّ فِي هَذَا الْيَوْمِ أَبْوَابَ رِزْقِكَ وَ انْشُرْ عَلَيَّ رَحْمَتَكَ وَ حَبِّبْنِي إِلَى خَلْقِكَ وَ جَنِّبْنِي بُغْضَهُمْ وَ عَدَاوَتَهُمْ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ»۔(۱)

بنام خدائے رحمٰن و رحیم۔ اے پروردگار! گناہوں
نے تیرے نزدیک میرے چہرے کو بگاڑ دیا ہے۔۔۔
اے پروردگار! میں نے اس حال میں دن کا آغاز کیا ہے
کہ کسی سے امید نہیں رکھتا، اور میری امید، پناہ اور
نجات کہیں سے وابستہ نہیں ہے سوائے ان لوگوں کے
کہ تیرے قُرب کی خاطر جن سے توسل کیا ہے، یعنی

---

۱ - **مهج الدعوات و منهج العبادات**، ص۲۵۴، ذکر ما نختاره من أدعية مولانا علی بن موسی الرضا عليه السلام؛ و **بحار الانوار**، ج۹۱، ص۳۴۶، کتاب الذکر و الدعاء، باب۴۶، باب بعض ادعية الرضا عليه السلام، ح۴۔

حضرت محمد ﷺ اور ان کے بعد مؤمنین کے پیشوا حضرت علی (علیہ السلام) اور ان کے بعد دنیا بھر کی خواتین سے برگزیدہ حضرتِ فاطمہ زہرا (سلام اللہ علیہا) اور حضرت امام حسن (علیہ السلام) اور امام حسین (علیہ السلام) اور امام محمد باقر (علیہ السلام) اور امام جعفر صادق (علیہ السلام) اور امام موسیٰ کاظم (علیہ السلام) اور امام علی رضا (علیہ السلام) اور امام محمد تقی (علیہ السلام) اور امام علی نقی (علیہ السلام) اور امام حسن عسکری (علیہ السلام) اور ان کے فرزند جو اُن کے بعد دین و دستور کی راہ کو حجّتِ مستور (یعنی قیامت) تک کے لیے قائم کرنے والے ہیں، جو اولادِ پیغمبر ﷺ میں سے ہیں اور پیغمبر ﷺ کے بعد اُمّت جن کی امید رکھے ہوئے ہے۔ اے میرے پروردگار! آج کے دن اور اس کے بعد بھی رنج و اَلَم کے مد مقابل میرے لیے ان کو حصار، اور امن کا مقام قرار دے؛ اور خوف و ہراس کے عالم میں میری پناہ گاہ بنا دے؛ اور ان کے سبب سے مجھے

نجات عطاء فرما ہر دشمن، ہر دست درازی کرنے والے، ہر فاسق اور ہر ستمگر سے اور ہر اُس شئ کے شر سے جس کو میں پہچانتا ہوں یا جس کو میں نہیں پہچانتا، اور ہر پوشیدہ اور ظاہر چیز کے شر سے، اور ہر جاندار کے شر سے؛ اے پروردگار! ان سب (مضر اشیاء) کی پیشانیاں تیری گرفت میں ہیں۔ بے شک تو صراطِ مستقیم پر ہے۔ پس اے میرے پروردگار! میرے ان ہستیوں کو تیری جانب وسیلہ قرار دینے، ان کی محبت کے ذریعے تقرُّب کے حصول اور اقرارِ امامت کی پناہ میں آنے کے سبب سے آج کے اس دن میں روزی کے دروازے میری جانب کھول دے، اپنی رحمتِ فراواں کا رخ میری جانب کر دے، اپنی مخلوق کی نگاہ میں مجھے محبوب بنا دے اور مجھے اپنی مخلوق کے کینے اور دشمنی سے بچائے رکھ! کہ بے شک تو ہر چیز پر قدرت و توانائی رکھتا ہے۔

خاتمہ

اس کتاب کے آخر میں امام زمانہ (علیہ السلام) سے متعلق امام رضا (علیہ السلام) کی ان دو دعاؤں کو بیان کریں گے:

ا۔ حضرتِ حجّت (علیہ السلام) کے لیے قنوت میں پڑھی جانے والی دعا

مقاتل بن مقاتل کا بیان ہے: امام رضا (علیہ السلام) نے فرمایا: نمازِ جمعہ کے قنوت میں کیا پڑھتے ہو؟ میں نے عرض کی: وہی جو لوگ پڑھتے ہیں۔ فرمایا کہ ان کی طرح نہ کہو بلکہ یوں کہو:

«اللَّهُمَّ أَصْلِحْ عَبْدَكَ وَ خَلِيفَتَكَ بِمَا أَصْلَحْتَ بِهِ أَنْبِيَاءَكَ وَ رُسُلَكَ وَ حُفَّهُ بِمَلَائِكَتِكَ وَ أَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ مِنْ عِنْدِكَ وَ اسْلُكْهُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَ مِنْ خَلْفِهِ رَصَداً يَحْفَظُونَهُ مِنْ كُلِّ سُوءٍ وَ أَبْدِلْهُ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِ أَمْناً يَعْبُدُكَ لَا يُشْرِكُ بِكَ

شَيْئاً وَلَا تَجْعَلْ لِأَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ عَلَى وَلِيِّكَ سُلْطَاناً وَائْذَنْ لَهُ فِي جِهَادِ عَدُوِّكَ وَعَدُوِّهِ وَاجْعَلْنِي مِنْ أَنْصَارِهِ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٍ»۔ (۱)

بار الٰہا! اپنے بہترین عبد اور خلیفہ (امام مہدی علیہ السلام) کے (ظہور کے) معاملے کو درست فرما، جس طرح تو نے انبیاء و رُسُل کے معاملات کو درست فرمایا ہے؛ فرشتوں کو ان کا نگہبان بنا کر بھیج اور اپنی جانب سے روح القُدُس کے ذریعے سے ان کی مدد و نصرت فرما؛ ان کے پسِ پشت اور سامنے سے ان کے نگہبان قرار دے جو ہر زیاں و ضرر سے ان کی حفاظت کرنے والے ہوں۔ ان کے خوف و ہراس کو امن و امان میں تبدیل کر دے کہ وہ بس تیری عبادت کرنے والے ہیں اور کسی کو تیرا شریک نہیں ٹھہراتے۔ پس اپنی مخلوقات میں سے کسی کو بھی اپنے ولی پر بالا دستی عطا نہ کر۔ ان کو اپنے اور ان کے دشمنوں سے جنگ و جہاد کی اجازت عنایت فرما،

---

۱ - **مصباح المتہجد وسلاح المتعبد**، ص۲۶۴، أعمال الجمعة، و أما القنوت فيها؛ **وبحار الأنوار**، ج۸۶، ص:۲۵۱، تتمة كتاب الصلوة، ابواب فضل يوم الجمعة، تتميم۔

اور مجھے ان کے انصار میں سے قرار دے؛ کہ یقیناً تو ہر
چیز پر قادر ہے۔

۲۔ امام مہدی (علیہ السلام) کے لیے ہر روز پڑھنے کی دعا

یونس بن عبد الرحمٰن کہتے ہیں: امام رضا (علیہ السلام) نے صاحب الامر (علیہ السلام) کے لیے ان الفاظ کے ساتھ دعا مانگنے کا حکم فرمایا ہے:

«اللّٰهُمَّ ادْفَعْ عَنْ وَلِيِّكَ وَ خَلِيفَتِكَ وَ حُجَّتِكَ عَلَى خَلْقِكَ وَ لِسَانِكَ الْمُعَبِّرِ عَنْكَ النَّاطِقِ بِحُكْمِكَ وَ عَيْنِكَ النَّاظِرَةِ بِإِذْنِكَ وَ شَاهِدِكَ عَلَى عِبَادِكَ الْجَحْجَاحِ الْمُجَاهِدِ الْعَائِذِ بِكَ الْعَابِدِ عِنْدَكَ وَ أَعِذْهُ مِنْ شَرِّ جَمِيعِ مَا خَلَقْتَ وَ بَرَأْتَ وَ أَنْشَأْتَ وَ صَوَّرْتَ وَ احْفَظْهُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَ مِنْ خَلْفِهِ وَ عَنْ يَمِينِهِ وَ عَنْ شِمَالِهِ وَ مِنْ فَوْقِهِ وَ مِنْ تَحْتِهِ بِحِفْظِكَ الَّذِي لَا يُضَيَّعُ مَنْ حَفِظْتَهُ بِهِ وَ احْفَظْ فِيهِ رَسُولَكَ وَ آبَاءَهُ أَئِمَّتَكَ وَ دَعَائِمَ دِينِكَ وَ اجْعَلْهُ فِي وَدِيعَتِكَ الَّتِي لَا تَضِيعُ وَ فِي جِوَارِكَ الَّذِي لَا يُخْفَرُ وَ فِي مَنْعِكَ وَ عِزِّكَ الَّذِي لَا يُقْهَرُ وَ آمِنْهُ بِأَمَانِكَ الْوَثِيقِ الَّذِي لَا يَخْذُلُ مَنْ آمَنْتَهُ بِهِ وَ اجْعَلْهُ فِي كَنَفِكَ الَّذِي لَا يُرَامُ مَنْ كَانَ فِيهِ وَ انْصُرْهُ بِنَصْرِكَ الْعَزِيزِ وَ أَيِّدْهُ بِجُنْدِكَ الْغَالِبِ وَ قَوِّهِ بِقُوَّتِكَ وَ أَرْدِفْهُ بِمَلَائِكَتِكَ وَ وَالِ مَنْ وَالاهُ وَ عَادِ مَنْ عَادَاهُ وَ أَلْبِسْهُ دِرْعَكَ الْحَصِينَةَ وَ حُفَّهُ

بِالْمَلَائِكَةِ حَفّاً اللَّهُمَّ اشْعَبْ بِهِ الصَّدْعَ وَ ارْتُقْ بِهِ الْفَتْقَ وَ أَمِتْ بِهِ الْجَوْرَ وَ أَظْهِرْ بِهِ الْعَدْلَ وَ زَيِّنْ بِطُولِ بَقَائِهِ الْأَرْضَ وَ أَيِّدْهُ بِالنَّصْرِ وَ انْصُرْهُ بِالرُّعْبِ وَ قَوِّ نَاصِرِيهِ وَ اخْذُلْ خَاذِلِيهِ وَ دَمْدِمْ مَنْ نَصَبَ لَهُ وَ دَمِّرْ مَنْ غَشَّهُ وَ اقْتُلْ بِهِ جَبَابِرَةَ الْكُفْرِ وَ عُمُدَهُ وَ دَعَائِمَهُ وَ اقْصِمْ بِهِ رُءُوسَ الضَّلَالَةِ وَ شَارِعَةَ الْبِدَعِ وَ مُمِيتَةَ السُّنَّةِ وَ مُقَوِّيَةَ الْبَاطِلِ وَ ذَلِّلْ بِهِ الْجَبَّارِينَ وَ أَبِرْ بِهِ الْكَافِرِينَ وَ جَمِيعَ الْمُلْحِدِينَ فِي مَشَارِقِ الْأَرْضِ وَ مَغَارِبِهَا وَ بَرِّهَا وَ بَحْرِهَا وَ سَهْلِهَا وَ جَبَلِهَا حَتَّى لَا تَدَعَ مِنْهُمْ دَيَّاراً وَ لَا تُبْقِيَ لَهُمْ آثَاراً اللَّهُمَّ طَهِّرْ مِنْهُمْ بِلَادَكَ وَ اشْفِ مِنْهُمْ عِبَادَكَ وَ أَعِزَّ بِهِ الْمُؤْمِنِينَ وَ أَحْيِ بِهِ سُنَنَ الْمُرْسَلِينَ وَ دَارِسَ حُكْمِ النَّبِيِّينَ وَ جَدِّدْ بِهِ مَا امْتَحَى مِنْ دِينِكَ وَ بُدِّلَ مِنْ حُكْمِكَ حَتَّى تُعِيدَ دِينَكَ بِهِ وَ عَلَى يَدَيْهِ جَدِيداً غَضّاً مَحْضاً صَحِيحاً لَا عِوَجَ فِيهِ وَ لَا بِدْعَةَ مَعَهُ وَ حَتَّى تُنِيرَ بِعَدْلِهِ ظُلَمَ الْجَوْرِ وَ تُطْفِئَ بِهِ نِيرَانَ الْكُفْرِ وَ تُوضِحَ بِهِ مَعَاقِدَ الْحَقِّ وَ مَجْهُولَ الْعَدْلِ فَإِنَّهُ عَبْدُكَ الَّذِي اسْتَخْلَصْتَهُ لِنَفْسِكَ وَ اصْطَفَيْتَهُ عَلَى غَيْبِكَ وَ عَصَمْتَهُ مِنَ الذُّنُوبِ وَ بَرَّأْتَهُ مِنَ الْعُيُوبِ وَ طَهَّرْتَهُ مِنَ الرِّجْسِ وَ سَلَّمْتَهُ مِنَ الدَّنَسِ اللَّهُمَّ فَإِنَّا نَشْهَدُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ يَوْمَ حُلُولِ الطَّامَّةِ أَنَّهُ لَمْ يُذْنِبْ ذَنْباً وَ لَا أَتَى حُوباً وَ لَمْ يَرْتَكِبْ مَعْصِيَةً وَ لَمْ يُضِعْ لَكَ طَاعَةً وَ لَمْ يَهْتِكْ لَكَ حُرْمَةً وَ لَمْ يُبَدِّلْ لَكَ فَرِيضَةً وَ لَمْ يُغَيِّرْ لَكَ شَرِيعَةً وَ أَنَّهُ الْهَادِي الْمُهْتَدِي

الطَّاهِرُ التَّقِيُّ النَّقِيُّ الرَّضِيُّ الزَّكِيُّ اللَّهُمَّ أَعْطِهِ فِي نَفْسِهِ وَ أَهْلِهِ وَ وُلْدِهِ وَ ذُرِّيَّتِهِ وَ أُمَّتِهِ وَ جَمِيعِ رَعِيَّتِهِ مَا تُقِرُّ بِهِ عَيْنَهُ وَ تَسُرُّ بِهِ نَفْسَهُ وَ تَجْمَعُ لَهُ مُلْكَ الْمُمْلَكَاتِ كُلِّهَا قَرِيبِهَا وَ بَعِيدِهَا وَ عَزِيزِهَا وَ ذَلِيلِهَا حَتَّى يُجْرِيَ حُكْمَهُ عَلَى كُلِّ حُكْمٍ وَ تَغْلِبَ بِحَقِّهِ كُلَّ بَاطِلٍ اللَّهُمَّ اسْلُكْ بِنَا عَلَى يَدَيْهِ مِنْهَاجَ الْهُدَى وَ الْمَحَجَّةَ الْعُظْمَى وَ الطَّرِيقَةَ الْوُسْطَى الَّتِي يَرْجِعُ إِلَيْهَا الْغَالِي وَ يَلْحَقُ بِهَا التَّالِي وَ قَوِّنَا عَلَى طَاعَتِهِ وَ ثَبِّتْنَا عَلَى مُشَايَعَتِهِ وَ امْنُنْ عَلَيْنَا بِمُتَابَعَتِهِ وَ اجْعَلْنَا فِي حِزْبِهِ الْقَوَّامِينَ بِأَمْرِهِ الصَّابِرِينَ مَعَهُ الطَّالِبِينَ رِضَاكَ بِمُنَاصَحَتِهِ حَتَّى تَحْشُرَنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي أَنْصَارِهِ وَ أَعْوَانِهِ وَ مُقَوِّيَةِ سُلْطَانِهِ اللَّهُمَّ وَ اجْعَلْ ذَلِكَ لَنَا خَالِصاً مِنْ كُلِّ شَكٍّ وَ شُبْهَةٍ وَ رِيَاءٍ وَ سُمْعَةٍ حَتَّى لَا نَعْتَمِدَ بِهِ غَيْرَكَ وَ لَا نَطْلُبَ بِهِ إِلَّا وَجْهَكَ وَ حَتَّى تُحِلَّنَا مَحَلَّهُ وَ تَجْعَلَنَا فِي الْجَنَّةِ مَعَهُ وَ أَعِذْنَا مِنَ السَّامَّةِ وَ الْكَسَلِ وَ الْفَتْرَةِ وَ اجْعَلْنَا مِمَّنْ تَنْتَصِرُ بِهِ لِدِينِكَ وَ تُعِزُّ بِهِ نَصْرَ وَلِيِّكَ وَ لَا تَسْتَبْدِلْ بِنَا غَيْرَنَا فَإِنَّ اسْتِبْدَالَكَ بِنَا غَيْرَنَا عَلَيْكَ يَسِيرٌ وَ هُوَ عَلَيْنَا كَثِيرٌ۔۔۔»۔(۱)

---

۱ - *مصباح المتهجد وسلاح المتعبد*، ص ۲۹۵، اعمال الجمعة، الدعاء لصاحب الأمر المروی عن الرضا علیه السلام؛ و ***بحار الأنوار***، ج ۹۲، ص ۳۳۰، تتمة أبواب أحراز النبی ص و الأئمة ع، باب ۱۱۵ ماینبغی أن یدعی به فی زمان الغیبة (جمال الاسبوع سے نقل کیا گیا ہے)۔

اے پروردگار! اپنے ولی، اپنے خلیفہ اور خلق پر اپنی حجت سے ہر بلا کو دور کر؛ وہ ایسی زبان ہے جو تیرے بارے میں بولنے والی اور تیرے حکم سے ناطق ہے؛ وہ تیری چشمِ بینا ہے جو تیرے اذن سے دیکھنے والی ہے اور تیرے بندوں پر گواہ ہے؛ وہ کریم بزرگوار ہیں؛ تیری راہ کے مجاہد ہیں؛ تیری باگاہ میں پناہ لینے والے اور تیرے حضور بندگی کرنے والے ہیں۔ اے خدا! تمام مخلوقات کے شر سے ان کو اپنی پناہ میں لے لے، اور آگے، پیچھے، دائیں، بائیں، اوپر اور نیچے ہر شش جہات سے ان کی حفاظت فرما، کہ جس کی تو حفاظت فرمائے، وہ ہر فساد و نابودی سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ نیز ان کے وجودِ مبارک کے ذریعے سے اپنے رسول ﷺ اور آئمہ اطہار (علیہم السلام) کو محفوظ رکھ، کہ جو تیرے دین کے ارکان ہیں۔ ان کو اپنے پاس امانتوں کے خزانے میں قرار دے، کہ جہاں امانت کے ضائع ہو جانے کا شائبہ تک نہیں؛ اور اپنی قوت و عزت کے دامن میں لے لے کہ جس کو

تسخیر نہیں کیا جا سکتا؛ ان کو اپنی امان عطاء فرما، کہ جو
تیری محکم امان میں آگیا، کبھی بے یار و مددگار نہ رہا؛ ان
کو اپنے پہلوئے رحمت میں ٹھہرا، کہ تیری رحمت کے
جوار میں آجانے والے کو کوئی دور نہ کر سکا؛ اپنی مغلوب
نہ ہونے والی نصرت سے ان کو منصور فرما؛ اپنی غالب
آنے والی سپاہ کے ذریعے ان کی تائید کر؛ اپنی لا متناہی
قوت سے ان کو طاقت عطاء فرما؛ اپنے فرشتوں کو ان کے
ہمراہ قرار دے؛ ان کے دوستوں کو دوست، اور ان کے
دشمنوں کو دشمن رکھ؛ اپنی محکم و مضبوط زرہ ان کو اوڑھا
دے؛ اور (بغرضِ حفاظت و نصرت) ان کو ملائکہ کے
حصار میں قرار دے! پروردگارا! ان کے ذریعے (تفرقہ
کے) شگاف بھر دے اور مخلوق میں پیدا ہو جانے والے
رخنے پُر کر دے؛ جور و ظلم کو نابود کر دے اور کامل عدل
و عدالت کی حکومت کو حضرت کے وجود کے ذریعے دنیا
میں ظاہر فرما؛ زمین کو ان کے طولِ بقاء کے دوران زینت
سے نواز؛ اپنی نصرت سے ان کی تائید فرما اور دشمنوں پر

ان کے رعب و دبدبہ کے ذریعے ان کو منصور فرما؛ ان
کے مددگاروں کو قوت دے، اور ان کو چھوڑ دینے والوں
کو مغلوب کر؛ ان کی دشمنی میں قیام کرنے والوں کو
ہلاک کر، اور ان سے مکر و حیلہ کرنے والوں کو صفحۂ ہستی
سے مٹا دے؛ ستمگروں، سرکشوں اور کفر کے سربراہوں
کو ان کی شمشیر کا ہدف ٹھہرا؛ ان کے ذریعے سے ضلالت
و گمراہی کے تاجداروں، بدعتیں پیدا کرنے والوں،
سنتوں کے محو کرنے والوں اور باطل کو طاقت دینے
والوں کی کمر توڑ دے؛ ان بزرگوار کے وجود کے ذریعے
جبر کرنے والوں کو ذلیل کر اور زمین کی مشرقوں اور
مغربوں نیز بر و بحر اور صحراؤں و پہاڑوں سے کافروں اور
تمام بے دین مُلحِدوں کی جڑیں کاٹ دے تاکہ نہ ان
کافروں اور ملحدوں کا کوئی فرد باقی رہے، اور نہ ان کے
آثار۔

امام مہدی (علیہ السلام) کے بارے میں امام رضا (علیہ السلام) کی بیان کردہ بعض روایتیں اس کتاب میں پیش کی گئی ہیں کہ جو احادیث، دعاؤں اور تفاسیر کی کتب میں موجود ہیں۔ امام مہدی (علیہ السلام) کے بارے میں امام رضا (علیہ السلام) کی تمام روایات سے آگاہی حاصل کرنے کے لیے کتاب "معجم احادیث الامام المھدی (علیہ السلام)" کی جانب رجوع کیجیے۔

اختتام پر اپنے دو عزیز بیٹوں، حجت الاسلام حسن بلقان آبادی اور حجت الاسلام محمد مہدی پاک زبان کا خصوصی شکریہ ادا کرتا ہوں، جنھوں نے منابع و کتابیات سے استخراج اور اصلی متون سے موازنہ کرنے میں اپنی پوری کوشش مبذول کی؛ ان شاء اللہ امام رضا (علیہ السلام) اور امام مہدی (علیہ السلام) کی عنایات ان کے شاملِ حال رہیں۔

نجم الدین طبسی

مؤسسہ صدیقہ کبریٰ سلام اللہ علیہا

منابع

❖ قرآن کریم۔

۱. کشی، محمد بن عمر، **رجال الكشي - إختيار معرفة الرجال**، محقق: شیخ طوسی، محمد بن حسن (المتوفی ۴۶۰ھ ق)، ۱ جلد، ناشر: مؤسسہ نشر دانشگاہ مشہد - مشہد، ایران، طباعت: اول، ۱۴۰۹ ق۔

۲. شیخ مفید، محمد بن محمد بن نعمان (المتوفی ۴۱۳ھ ق)، **الإرشاد في معرفة حجج الله على العباد**، ۲ جلد، ناشر: کنگرہ شیخ مفید - قم، طباعت: اول، ۱۴۱۳ ق۔

۳. طبرسی، فضل بن حسن، **اعلام الورى بأعلام الهدى** (ط - الحديثة)، ۲ جلد، ناشر: آل البيت (علیہم السلام) - قم، طباعت: اول، ۱۴۱۷ ق۔

۴. شیخ صدوق، محمد بن علی (م ۳۸۱ھ)، **الامالی**، ناشر: انتشارات چہاردہ معصومؑ، طباعت: دوم، ۱۳۸۶ شمسی، قم، ایران۔

۵. علامہ مجلسی، محمد باقر بن محمد تقی (ف ۱۱۱۱ھ)، **بحار الانوار الجامعہ لدرر الاخبار الائمہ الاطہارؑ**، ناشر: مؤسسۃ الوفاء، طباعت: دوم، ۱۴۰۳ھ، بیروت، لبنان۔

۶. محمد بن حسن صفار (م ۲۹۰ھ)، **بصائر الدرجات الکبریٰ فی فضائل آل محمد** ﷺ، ناشر: منشورات اعلمی، ۱۴۰۴ھ، تہران، ایران، مکتبہ اہلبیت (علیہم السلام) سافٹویئر۔

۷. نجم الدین طبسی، **تاملی نو در نشانہ ھائے ظھور**، ناشر: بنیاد فرہنگی حضرت مہدی (علیہ السلام)، طباعت: اول، ۱۳۸۹ھ ش، قم، ایران۔

۸. طبری، محمد بن جریر (م ۳۱۰ھ)، **تاریخ الامم والملوک**، ناشر: دار الکتب العلمیہ، طباعت: دوم، ۱۴۰۸ھ، بیروت، لبنان۔

۹. سھمی (م ۴۲۷ھ)، **تاریخ جرجان**، ناشر: عالم الکتب، طباعت: سوم، ۱۴۰۱ھ، بیروت، لبنان۔

۱۰. نجم الدین طبسی، **تا ظھور**، ناشر: بنیاد فرہنگی حضرت مہدی موعود (علیہ السلام)، طباعت: سوم، ۱۳۹۰ھ ش، قم، ایران۔

۱۱. حر عاملی، محمد بن حسن (م ۱۱۰۴ھ)، **تفصیل وسائل الشیعہ الیٰ تحصیل مسائل الشریعہ**، ناشر: مؤسسہ آل البیت علیہم السلام، طباعت: دوم، ۱۴۱۴ھ، قم، ایران۔

۱۲. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی (م ۸۵۲ھ)، **تہذیب التہذیب**، ناشر: دارالفکر، طباعت: اول، ۱۴۰۴ھ، بیروت، لبنان۔

۱۳. قطب الدین راوندی، سعید بن ہبۃ اللہ (م ۵۷۳ھ)، **الخرائج والجرائح**، ناشر: مؤسسہ امام مہدی (علیہ السلام)، طباعت: اول، ۱۴۰۹ھ، قم، ایران۔

۱۴. جمال الدین بن یوسف بن حاتم شامی (ساتویں صدی ہجری)، **الدر النظیم فی مناقب الائمہ الھامیم**، ناشر: انتشارات اسلامی (جامعہ مدرسین حوزہ علمیہ قم سے وابستہ)، طباعت: دوم، ۱۴۳۱ھ، قم، ایران۔

۱۵. نباطی بیاضی، علی بن یونس (م ۸۷۷ھ)، **الصراط المستقیم الی مستحقی التقدیم**، ناشر: المکتبہ المرتضویہ، طباعت: اول، ۱۳۸۴ھ۔

۱۶. شیخ صدوق، محمد بن علی (م ۳۸۱)، **علل الشرائع**، ناشر: مکتبہ الحیدریہ، ۱۳۸۵ھ، نجف اشرف، عراق۔

۱۷. شیخ صدوق، محمد بن علی (م ۳۸۱)، **عیون اخبار الرضا (علیہ السلام)**، ناشر: زندگی، طباعت: دوم، ۱۳۶۳ھ ش، قم، ایران۔

۱۸. شیخ طوسی، محمد بن حسن (م ۴۶۰ھ)، **الغیبہ**، ناشر: بنیاد معارف اسلامی، طباعت: اول، ۱۴۱۱ھ، قم، ایران۔

۱۹. نعمانی، محمد بن ابراہیم (چوتھی صدی ہجری)، **الغیبہ**، ناشر: مکتبہ الصدوق، تہران، ایران۔

۲۰. حمیری، عبداللہ بن جعفر (تیسری صدی ہجری)، **قرب الاسناد**، ناشر: مؤسسہ آل البیت (علیہم السلام)، طباعت: اول، ۱۴۱۳ھ، قم، ایران۔

۲۱. کلینی، محمد بن یعقوب (م ۳۲۸ھ)، **الکافی**، ناشر: دارالکتب الاسلامیہ، طباعت: پنجم، ۱۳۶۳ھ ش، تہران، ایران۔

۲۲. اربلی، علی بن عیسیٰ (م ۶۹۲ھ)، **کشف الغمہ فی معرفۃ الائمہ (علیہم السلام)**، ناشر: دارالکتاب الاسلامی، بیروت، لبنان۔

۲۳. شیخ صدوق، محمد بن علی (م ۳۸۱)، **کمال الدین و تمام النعمہ**، ناشر: انتشارات اسلامی (جامعہ مدرسین حوزہ علمیہ قم سے وابستہ)، طباعت: پنجم، ۱۴۲۹ھ، قم، ایران۔

۲۴. مصنفین کا ایک گروہ، **مجموعہ نفیسہ فی تاریخ الائمہ (علیہم السلام)**، ناشر: دار القاری، ۱۴۲۲ھ، بیروت، لبنان۔ نور سافٹ ویئر۔

۲۵. حلی، حسن بن سلیمان (آٹھویں صدی ہجری)، **مختصر بصائر الدرجات**، ناشر: دار المفید، طباعت: اول، ۱۴۲۳ھ، بیروت، لبنان۔

۲۶. نوری، میرزا حسین (م ۱۳۲۰ھ)، **مستدرک الوسائل و مستنبط المسائل**، ناشر: مؤسسہ آل البیت (علیہم السلام)، طباعت: اول، ۱۴۰۷ھ، قم، ایران۔

۲۷. شیخ طوسی، محمد بن حسن (م ۴۶۰ھ)، **مصباح المتہجد**، ناشر: دارالمرتضیٰ، طباعت: اول، ۱۴۳۰ھ، بیروت، لبنان۔

۲۸. نجم الدین طبسی (بنیاد معارف اسلامی کی تعلیمی کونسل کے تعاون سے)، **معجم احادیث الامام المہدی (علیہ السلام)**، ناشر: بنیاد معارف اسلامی، طباعت: دوم، ۱۴۲۸ھ، قم، ایران۔

۲۹. ابن طاؤوس، علی بن موسیٰ (م ۶۶۴ھ)، **مہج الدعوات و منہج العبادات**، ناشر: انتشارات کتاب خانہ سنائی۔

۳۰. خصیبی، حسین بن حمدان (م ۳۳۴ھ)، **الہدایہ الکبریٰ**، ناشر: مؤسسہ البلاغ، ۱۴۱۹ھ۔